ولیم
بُوتھ
پیغام بردار
اور
سپہ سالار
William
Booth
PROPHET &
GENERAL

نام کتاب: ولیم بوتھ ۔ پیغام داں اور سپہ سالار

مترجم: بریگیڈیئر برکت مسیح ادیب عالم

ناشر: لفٹیننٹ کمشنر ڈی۔ ایل۔ بنجمن
سالویشن آرمی ٹیریٹوریل ہیڈ کوارٹرز ۳۵ فاطمہ جناح روڈ۔ لاہور

مطبع: نقوش پریس اردو بازار لاہور

بار دوم ۔ ۱۹۷۲ء — تعداد ۳۰۰

قیمت: دو روپے پچیس پیسے

فہرستِ مضامین

باب		صفحہ
۱	ولیم بوتھ کی زندگی کا شروع	۱
۲	مشکلات پر غالب آنا	۸
۳	ولیم اور کیتھرائن	۱۳
۴	خدا کی خاطر اکٹھے مل کر کام کرنا	۱۸
۵	بہت سے اسباق سیکھنا	۲۲
۶	گیٹس ہیڈ کی کلیسیا	۲۷
۷	نئی بلاہٹیں، نئی قربانیاں	۳۲
۸	خدمت کے وسیع میدان	۳۷
۹	ایسٹ اینڈ لنڈن	۴۴
۱۰	سالویشن آرمی کا آغاز	۵۰
۱۱	تمام دنیا میں	۵۹
۱۲	تاریک ترین انگلستان میں	۶۸
۱۳	"خدا کے وعدے یقینی ہیں"	۷۴

اظہار اور انتساب

میں اِس تصنیف کے ترجمہ کو ہند اور پاکستان میں سالویشن
آرمی کے تمام سپاہیوں سے منسوب کرتا ہُوں۔ میری یہ دُعا ہے
کہ اِس کے مطالعہ سے اِن کے دل میں سالویشن آرمی کے بانی جنرل
ولیم کی طرح انتہائی دینداری، خدمت گزاری اور جانشاری کا
ذوق و شوق پیدا ہو۔

آمین

از مترجم

باب ۱

ولیم بوتھ کی زندگی کا شروع

اگر آپ انگلستان کے ایک نقشہ کو دیکھیں تو آپ دیکھیں گے
کہ اِس کے تقریباً مرکز میں ناٹنگھم مرقوم ہے۔ یہی شہر ہے جہاں ولیم بوتھ
پیدا ہُوا تھا۔

وہ ۱۸۲۹ء میں پیدا ہُوا۔ اُس کا خاندان غریب تھا۔ اُس کے
باپ نے ایک دفعہ کافی روپیہ حاصل کیا لیکن ولیم کی پیدائش سے پہلے
وہ سب کچھ کھو بیٹھا۔ تاہم اُس نے اپنے اِس چھوٹے بیٹے کو ایک
اچھے اسکول میں بھیجنے کا انتظام کیا۔ جب ولیم تیرہ ۱۳ سال کا ہُوا
تب بہت سخت مصیبت آئی۔ خاندان اس قدر غریب ہو گیا کہ ولیم
کو سکول چھوڑنا پڑا اور روپیہ پیسہ کمانا پڑا۔ اس کے باپ نے اُسی
کو گروی یا رہن رکھنے کا کاروبار سیکھنے کے لئے ایک مالک کے
تحت لگا دیا۔ ولیم ایک دُکان پر کام کرتا تھا جہاں ضرورتمند لوگ
آکر روپیہ پیسہ اُدھار لیتے تھے۔ انہیں اِس روپیہ کے عوض اپنی کسی

قیمتی چیز کو وہاں چھوڑنا پڑتا تھا۔ اگر وہ اس تمام اُدھار کو معہ سود بیباق کر دیتے تو وہ اپنی اُس قیمتی چیز کو واپس لے لیتے تھے۔

ولیم اس کام سے نفرت کرتا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ یہ کام غریبوں کو لوٹنے کا ہے۔ کیونکہ اُن سے بہت زیادہ سود لیا جاتا تھا۔ چنانچہ اُس نے لوگوں کے گناہوں اور اُن کی بدحالیوں کی نسبت بہت کچھ سیکھ لیا۔ اُس وقت اُس کو معلوم نہ تھا سوا اِس تمام ناشگوار تجربہ کے جو اُسے اپنی مستقبل خدمت کے لیئے تیار کر رہا تھا۔

اگرچہ ولیم ناخوش تھا تاہم وہ ایک پختہ عزم اور شدید خصلت رکھتا تھا۔ وہ اپنے علاقہ کے لڑکوں کا رہبر اور قائد بن گیا۔ وہ کھیلوں میں نیز کھیتوں اور دریاؤں کی سیر کرنے میں اُن کی رہنمائی کرتا تھا۔

ولیم کے گھر میں مذہبی بات چیت بہت کم ہوتی تھی تاہم اُس کو سنڈے اسکول بھیجا جاتا تھا۔ اِس کے علاوہ اُس کے ایک چچازاد بھائی نے اُس پر بہت ہی اچھا اثر ڈالا۔ یہ بھائی یسوع مسیح کو پیار کرتا تھا اور اِس قدر مہربان اور نیک تھا کہ ولیم نے دیکھ لیا کہ حقیقی مسیحیت واقعی کس قسم کی تھی۔

جب ولیم کو کام کرتے صرف ایک سال ہوا تب اُس کا باپ

مر گیا جس کے سبب وہ بہت ہی پریشانی اور مصیبت میں پڑ گیا اُس نے پہلی بار خود اپنی روح اور عاقبت کے بارے میں خیال کیا وہ ویسلی چیپل (گرجا گھر) کی ایک کلاس میں شریک ہو گیا۔

اُس وقت انگلستان میں بہت سے سیاسی اصلاح کنندگان لوگوں کے لیئے بہتر حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ولیم نے تین مصمم ارادے کیئے :-

اوّل :- اپنی ماں اور بہنوں کی امداد اور دیکھ بھال کی خاطر حتیّ المقدور دیانتداری سے تمام روپیہ پیسہ کمانے کے لئے۔

دوئم :- غریب لوگوں کی خاطر ایک سیاسی اصلاح کُن اور عوام میں ایک اعلیٰ خطیب بننے کے لیئے۔

سوئم :- خدا کی نظر میں ہمیشہ راستی کا کام کرنے کے لیئے۔

تیسرے مصمم ارادہ نے ولیم کو کسی قدر فکر و تردّد میں ڈال دیا۔ اِس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لازمی طور پر اپنی کسی دیدہ دانستہ غلطی کا اعتراف و تدارک کرے اور جہاں تک ہو سکے اپنے کسی گناہ آلودہ یا بددیانتی کے فعل کو درست کرے۔ اُس کو ایک ایسی بات یاد آئی جو کہ اُس نے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کی اور جس کی وجہ سے وہ شرمسار تھا۔ اُس نے اپنے دوستوں کو کچھ دھوکہ

دیا تھا۔ اُس نے اُن کے ہاں کچھ چھوٹی چھوٹی چیزیں ایک قیمت پر بیچی تھیں اور اُن کو یہ خیال دلایا کہ وہ چیزیں سستی قیمت پر بیچی گئی تھیں۔ دراصل اُس نے اپنا منافع اُٹھایا تھا۔ اب اُس نے دیکھا کہ یہ ایک پوشیدہ کام تھا جو اُس نے کیا۔ اُس کو اُنہیں اصل قیمت بتا دینی چاہیئے تھی۔ اُس کے ان دوستوں نے اُسے اُس کی خدمات کے لئے شکر گزاری کے طور پر چاندی کا ایک پنسل کیس دیا وہ آسانی سے پنسل کیس واپس کر سکتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ پنسل کیس کافی نہ ہوگا اُسے اُن کو ضرور بتانا چاہیئے کہ اُس نے اُنہیں دھوکا دیا اور ان چیزوں کو اُن کے خیال کے بہ مقابل بہت سستا خریدا تھا بالآخر ناٹنگھم میں ویسلی چیپل (گرجا گھر) کے ایک نچلے کمرہ کے کونے میں ولیم گھٹنہ نشین ہُوا اور آنسو بہا بہا کر خدا کے سامنے فرمانبردار رہنے کے لئے وعدہ کیا اور وہ اُٹھا اور جلدی جلدی چیپل سے باہر چلا گیا اور جا کر اُس دوست کو ملا جس کے ساتھ اُس نے زیادہ دھوکا کیا تھا۔ اُس نے تمام امر کا اقرار و اعتراف کیا اور پنسل کیس واپس دے دیا۔ اُس کے بعد فوراً ہی ولیم خوشی سے بھر گیا اور جُرم اور گناہ کا احساس و خیال چلا گیا۔ وہ جان گیا کہ خدا نے اُسے معاف کر دیا تھا اور اُس دن سے ولیم بوتھ نے خدا کی خدمت کے لئے

اپنی زندگی مخصوص کر دی۔

ولیم نے اپنے دوست بنالئے۔ اُن میں سے ایک کا نام وِل سینسم تھا جو کہ سرگرم نوجوان مسیحی تھا۔ وہ دونوں مِل کر ناٹنگھم کے ادنیٰ اور حقیر گلی کوچوں میں انجیل کا پیغام سُنانے کے لئے گئے پہلے پہل ولیم خود کلام کرنے سے بہت گھبراتا تھا۔ وہ صرف اپنے دوست کے ہمراہ جاتا اور اُس کے پیغام کے ساتھ صرف آمین کہہ سکتا تھا۔ لیکن کسی شخص نے اُس سے کہا کہ یہ فی الحقیقت خود غرضی تھی جس نے اُسے اِس قدر بُزدل بنایا ہُوا اور یسوع مسیح کی خاطر گواہی دینے سے روکا ہُوا تھا۔ چنانچہ ولیم گھبراہٹ پر غالب آیا اور کلام کرنا شروع کر دیا۔ وہ ایک کُرسی پر کھڑا ہوتا اور گیت کی ایک آیت پڑھا کرتا تھا۔ پھر چھوٹی سی جماعت اِس آیت کے گانے میں شریک ہوتی تھی۔ بعدازاں ولیم اپنے دل سے لوگوں کے سامنے کلام کرتا تھا۔ وہ غریب ماؤں کو پیغام محبت دیا کرتا تھا۔ لیکن شرابی اور جُوا باز جو اپنے گھروں اور بچوں سے بے توجہی اور غفلت کرتے تھے۔ ان کے گناہ کے باعث اُن کی سخت ملامت اور سرزنش کرتا تھا۔

ازاں بعد گھر گھر اجلاس شروع کیے گئے۔ بعض لوگ اپنے مکان

(یا جھونپڑی) کچھ دیر کے لئے دے دیتے تھے۔ دوسری عورتیں خود اپنی کرسیاں لاتی تھیں اور مکان بھر جاتا تھا۔ یہ نوجوان مبشر جو کہ صرف سترہ سال کی عمر کا تھا، اُس کا کلام سننے کے لئے آدمی دروازوں اور کھڑکیوں کے چاروں طرف جمع ہو جاتے تھے۔ ان اجلاس کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ انہوں نے معافی اور نیک زندگی بسر کرنے کی طاقت حاصل کرنے کے لئے خدا سے دُعا کی۔ اِن میں سے ایک آدمی بہت ہی شریر تھا۔ وہ ایک شرابی تھا اور اپنی بیوی کے ساتھ بہت ہی ظلم و تشدّد کرتا تھا مگر اِس کی زندگی قطعاً بدل گئی۔

پڑوس کے نوجوان لڑکے ولیم کے پختہ مددگار بن گئے۔ اِن میں سے اکثر شرارتی تھے کیونکہ کوئی شخص اُن کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ لیکن ولیم کی خاطر وہ ہر کام کرنے کے لئے تیار تھے۔ اُس نے اُنہیں ایک اتوار کی صبح گرجا گھر میں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے ترغیب دی۔ اِن میں سے اکثر گندے تھے اور اُن کے بال غیر آراستہ اور چیتھڑا پوش تھے۔ جہاں تک ہو سکا ولیم اُن کو گرجا گھر کے اندر بہترین نشستگاہوں پر لے گیا۔ وہ اُن کے ساتھ تمام عبادت میں بیٹھا رہا۔

کلیسیا کے بعض ممتاز ممبران نے ولیم کو بتایا کہ ایسے غریب اور

چیتھڑا پوش لوگوں کو صرف پچھلے دروازہ سے گرجا گھر کے اندر آنے کی اجازت ہے اور انہیں ایسی جگہ بیٹھنا چاہیئے جہاں وہ دکھائی نہ دیں۔ لیکن ولیم شکستہ دِل نہ ہوا۔ وہ اِن غریبوں اور خاص کر اُن لوگوں کی جو بدنصیب اور غیر پسندیدہ تھے متواتر پرواہ کرتا رہا اور یہ کام اُس نے اپنی زندگی کے آخر تک کیا۔

اُس کے اپنے گھر میں ولیم کا پُرجوش مذہب اوالاً سمجھا گیا اُس کی ماں اور بہنوں نے اِس کی مخالفت کی۔ لیکن زاں بعد اُن تمام کو یسوع مسیح کے پاس لے جانے کی عظیم خوشی اِسے حاصل ہوئی۔ تب اُس کا گھر ایک نہایت مبارک مقام بن گیا۔ گھر کے تمام شرکاء خداوند کو خوش کرنے اور اُس کی خدمت بجا لانے کے لئے ایک دوسرے کی امداد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

باب ۲
مشکلات پر غالب آنا

جب ولیم بوتھ انیس ۱۹ سال کا ہوا تب گروی رکھنے والے دکاندار کے ساتھ اُس کا اقرار نامہ ختم ہوا۔ اُس کو نئی ملازمت تلاش کرنے کی ضرورت پڑی۔ وہ بارہ مہینے یعنی ایک سال تک کام کی خاطر اِدھر اُدھر پھرتا اور دیکھتا رہا لیکن کام نہ ملا۔ وہ نظر آ سخت محنتی ——— اور سرگرم تھا۔ وہ اپنی بیوہ ماں کی مالی طور پر مدد کرنا چاہتا تھا۔ اِس کی بجائے وہ ماں سے روپیہ پیسہ اور خوراک حاصل کر رہا تھا چنانچہ ماں اُس کو اِن چیزوں سے بڑھ کر دے رہی تھی۔ اُس نے اُسے اپنی فہم، ہمدردی اور اُمید اور وفاداری دی یسوع مسیح کو حاصل کرنے کے لیے اُس نے اپنی ماں کی مدد کی۔ اب ماں نے اُس کا ایمان قائم رکھنے کے لیے اُس کی مدد کی۔ ولیم کے لیے اِس بات کو سمجھنا مشکل تھا کہ کیوں اُسے ایسی غربت اور مصیبت اُٹھانی پڑی۔ تاہم خدا نے اُسے اُس

کے آیندہ کام کے لیے تیار کرنے کی خاطر اِن تمام مشکلات کو استعمال کیا۔

اِس تلخ تجربہ کے ایک سال بعد ولیم یہ اُمید رکھ کر کہ اُس بڑے شہر میں کام مِل جائے گا، لندن چلا گیا۔ اُس کی بہن این نے شادی کر لی اور آرام دہ حالات میں وہاں لندن شہر میں رہنے کے لیے چلی گئی۔ ولیم اپنی ماں اور دو چھوٹی بہنوں کو پیچھے چھوڑنے کے سبب سے افسردہ تھا لیکن وہ اِس پوری اُمید کو لے کر چل پڑا کہ این کے گھر میں وہ خوش رہے گا۔

مگر افسوس! اُس نے یہ دیکھا کہ این کا خاوند ایک شرابی تھا۔ یہاں تک کہ این بھی اُسی طرح بُری اور خراب تھی۔ اُس کا خاوند ولیم کے مذہب اور مسالک پر تضحیک کرتا اور ہنسی اُڑاتا تھا۔ اُس نے بدتمیزی کے ساتھ اُسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ ولیم لندن میں اکیلا تھا۔ اُس کے پاس نہ روپیہ پیسہ، نہ خوراک اور اُس کی مدد کرنے کے لیے نہ کوئی دوست تھا۔

اِس مشکل میں اُسے صرف اُسی کام کی طرف رُخ کرنا پڑا جس کو وہ جانتا تھا۔ اگرچہ وہ اُس کاروبار سے نفرت کرتا تھا۔ تاہم اُس کو ایک ایسے گروی رکھنے والے دکاندار کے ہاں ملازمت

مِل گئی جہاں وہ سو بھی سکتا تھا۔ اُس کا مالک ایک سخت اور جابر تھا۔

تاہم ولیمؔ نے اپنے حالات کو بہترین بنا لیا۔ اتوار کو جب اُسے کام سے فرصت ملتی تب وہ میتھوڈسٹ چرچ میں جاتا تھا بعض اوقات وہ جیلوں میں منادی کرتا تھا۔ بعض دفعہ گلی کوچوں یا پارکوں یعنی چوک، کھُلے باغ، میدان میں کھڑے ہو کر گزرنے والوں کو مسیح یسوع کی بابت کلام سناتا تھا۔

چرچ منسٹر یعنی گرجاگھر کے پادری نے ولیمؔ کی سرگرمی کو نہ سمجھا اور اُس نے یہ سوچا کہ وہ اِس کے خلاف اپنے آپ کو قائم کر رہا ہے۔ لہٰذا ولیمؔ روحانی طور پر بہت تن تنہا تھا۔ وہ اپنی روحانی تسکین اور رہنمائی کے لئے زیادہ اور زیادہ بائبل مُقدّس کی طرف توجہ دیتا تھا۔ خدا پہلے سے کہیں زیادہ اُس کی زندگی کا مرکز بن گیا۔

ازاں بعد ایک بہت نیک مسیحی بنام مسٹر پیٹس نے ولیمؔ کو سرگرم میتھوڈسٹ والوں کی ایک جماعت میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی۔ وہ اپنی کلیسیا کے حقیقی روح اور دستور کی نسبت وفادار اور سچّے رہنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ولیمؔ نے اِس دعوت کو قبول کیا۔ اس کے بعد فوراً ہی وہ اپنے تمام فرصت

کے وقت ایک پورے بشارتی پروگرام میں عملی بن گیا۔ اکثر وہ ایک عبادت لینے کی خاطر دُور تک سفر کرتا تھا۔ پھر وہ رات کو دس بجے دوکان پہنچنے کے لئے جتنا ہو سکتا تھا اُتنا اُسے تیز دوڑنا پڑتا تھا ورنہ اُس کا مالک دروازہ بند کر دیتا تھا۔ ولیمؔ نے منادی کرنے کے لئے اپنی زندگی کو پورے طور پر مخصوص کرنے کی نسبت سوچنا شروع کر دیا۔ وہ پریشان تھا کیونکہ وہ اعلیٰ طور پر تعلیم یافتہ نہ تھا تاہم اُس نے خیال کیا کہ شاید وہ کچھ نہ کچھ کر سکے گا اُس نے ایک دوست کو یہ لکھا۔

"میں خیر یا اپنے ملک میں جہاں کلیسیا مجھے بھیجے گی یا جہاں دُنیا کو میری ضرورت ہے وہاں کارِ خادم کے لئے اپنے آپ کو نذر کرنے کا خیال کر رہا ہوں۔"

قبل ازیں اُس نے اپنے دوست کو لکھا تھا کہ اُس کے دِل میں ایک مجرموں یا سزا یافتہ لوگوں کے جہاز پر چیپلین کے طور پر آسٹریلیا جانے کا یہ خیال تھا...... "تاکہ اِن نہایت بدترین آدمیوں کے سامنے یسوع مسیح کی نجات کی بشارت دوں۔"

جہاں کہیں ولیمؔ گیا وہاں اِس کی سرگرم روح نے لوگوں کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ اُس کا چہرہ بھی خوشنما تھا۔ اُس کا

قد لمبا، دُبلا اور ذرا سا خمیدہ تھا۔ اُس کا رنگ بہت پیلا تھا اور اُس کے بال بہت ہی سیاہ تھے۔ اُس کی آنکھیں اتنی سرایت کرنے والی تھیں کہ جس شخص سے وہ ہمکلام ہوتا اُسی کو گرفت کر لیتی تھیں۔

اِس کے بعد کچھ ایسا واقعہ ہُوا جس کے سبب سے ولیم کا دِل اُمید اور مسرّت سے بھر گیا۔ مسٹر بیٹلس نے ولیم کو کم از کم تین ماہ تک ہفتہ وار ایک پونڈ تنخواہ دینے کی ذمہ داری ظاہر کی بشرطیکہ وہ ریفارمڈ میتھوڈسٹ چرچ کے ایک منسٹر یعنی پاسبان کی آسامی قبول کر لے۔ ولیم نے بہت خوشی سے اپنی گردی رکھنے والی دکان کے مالک کو اپنا استعفیٰ دے دیا۔ اُس نے اپنی تینتیسویں سالگرہ پر ایک پُورے وقت کے لئے یسوع مسیح کی انجیل کی پیغام برداری کا نیا کام شروع کیا۔ عین اُسی روز اُس نوجوان شریف زادی کیتھرائن ممفورڈ کے ساتھ محبت بھی ہو گئی جو کہ اُس کی بیوی اور دائمی رفیقہ اور روحانی شریکہ بننے والی تھی۔

باب ۳

ولیم اور کیتھرائن

ولیم بوتھ کئی ایک اوقات پر کیتھرائن ممفورڈ سے مل چکا تھا۔ وہ ایک نہایت ذہین لڑکی تھی اور غالباً اُس کی ہم عمر تھی ولیم کی طرح وہ بھی خدا کی خدمت کے لئے اپنی زندگی دے دینا چاہتی تھی۔ جب نو عمر تھی تب اُس نے یسوع مسیح کو پیار کرنا سیکھا تھا۔

اُس کے دل کی تبدیلی کا واقعہ دلچسپ ہے۔ اُس نے بچپن ہی میں شوق اور مستعدی سے خدا کو ڈھونڈا۔ تاہم وہ حیران تھی کہ آیا خدا فی الحقیقت اُس کی کمزوریوں اور اُس کے گناہوں کو معاف کرے گا۔ وہ یقین حاصل کرنا چاہتی تھی کہ خدا نے اُسے درحقیقت قبول کر لیا تھا مگر وہ شکوک اور خوف سے بھری ہوئی تھی۔ اُس نے بہت سی راتیں دُعا کرنے میں صرف کیں تاکہ "نجات یافتہ" ہو ایک صبح جب وہ اُٹھی تو اُس نے اپنے تکیہ کے نیچے سے اپنی

گیت کی کتاب لی اور اُسے کھولا۔ تب اُس نے یہ آیت دیکھی۔

حمد

یہ ہے کیسی تسکین الٰہی
یہ ہے کیسی رحمت الٰہی
میں نے جان لیا مسیح ہے میرا
اے مسیح میں ہوں تیرا

اُس نے فی الفور اِس حقیقت کو جان لیا۔ اُس نے اپنے آپ کو خدا کی نذر کر دیا اور خدا نے اُس کو قبول کیا۔ وہ خوشی سے بھر گئی۔

کیتھرائن نے بچپن ہی میں اپنی محبّت اور رحمدلی کو ظاہر کیا۔ ایک روز اُس نے ایک شکستہ حال شرابی کو دیکھا جس کو پولیس کا ایک سپاہی جیل خانہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ لڑکوں کا ایک ہجوم اُس کے پیچھے تھا۔ وہ ہنسی اور ٹھٹھے اُڑا رہے تھے کیتھرائن کے دل میں اِس قدر ترس آیا کہ وہ جیل خانہ تک تمام راستے اُس کے ساتھ ساتھ گئی۔ اُس نے محسوس کیا کہ اِس شرابی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہاں کوئی شخص تھا جو کہ اُس کے لئے افسوس کرتا تھا۔ وہ جانوروں کے لئے ایک خاص محبّت رکھتی تھی جو بھوکے نظر آتے اُن کے لئے خوراک خریدنے کے لئے اپنا جیب خرچ استعمال کرتی تھی۔ اِس کے علاوہ اگر اُسے معلوم ہو جاتا کہ کسی جانور

سے زیادہ کام لیا جاتا یا اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا تو وہ بڑی جرأت کے ساتھ اُس کے مالک سے بات چیت کرتی اور غریب حیوان کی خاطر مالک کی ہمدردی کے لئے منت کرتی تھی۔

کیتھرائن اپنے بچپن میں اکثر کمزور اور بیمار رہ چکی تھی۔ وہ مجبور ہو گئی کہ بہت مہینوں تک اپنی پُشت کے بل لیٹی رہے لیکن جس وقت اُس کی ولیم بوتھ سے ملاقات ہوئی تب سے وہ اِن مشکلات پر غالب آئی۔

ولیم اپنی تیئیسویں سالگرہ کے موقع پر ایک اجلاس میں حاضر ہوا اور کیتھرائن بھی وہاں حاضر تھی۔ بعد از اجلاس ولیم اُس کے ہمراہ گیا۔ اُس قلیل سفر کے دوران اُن کو معلوم ہو گیا کہ وہ ایک دوسرے کو پیار کرتے تھے۔ اگرچہ ولیم خوشی سے بھر گیا تاہم اُس کو یقین نہ تھا کہ کون سی صحیح بات کرنی تھی۔ وہ فیصلہ شدہ توقعات نہ رکھتا تھا۔ وہ کس طرح ایک ایسی شائستہ اور معزز نوجوان شریف زادی کو اپنی غربت اور اپنے غیر معین مستقبل میں حصہ دار ہونے کے لئے کہہ سکتا تھا؟ نیز اُس نے خدا کی خدمت کے لئے اپنی پورے وقت کی زندگی ابھی ابھی شروع کی تھی۔ وہ حیران تھا کہ شاید ایک دنیاوی محبّت خدا کے سامنے اُس کی جانشادی کو کم

کر دے۔ تاہم وہ اپنے راز کو کیتھرائن سے چھپا نہ سکا۔

اُس کو معلوم ہو گیا کہ جس قدر وہ اُس کو پیار کرتا تھا اُسی قدر وہ اُس کو پیار کرتی تھی۔ اُس نے اُسے اپنے خواہشات (ڈر) بتائے اور وہ سنجیدگی کے ساتھ دُعا مانگنے اور خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لئے متفق ہو گئے۔

کیتھرائن نے ولیم کو یقین دلایا کہ جو پیار وہ اُس کو کرتا ہے اگر وہ اُس کے الٰہی کام میں باعثِ رکاوٹ ہو تو وہ یقیناً اِس بات کے لئے خوش ہو گی کہ وہ اُس کو بھول جائے۔ وہ کوئی اور کام سے بڑھ کر خدا کی مرضی بجا لانا چاہتی تھی۔ آخر کار اُس نے ولیم کو یہ خط لکھا:۔

"مگر آپ اُس کی مرضی پر مطمئن ہیں...... تو حالات کو چلنے دیں اور ہم ایک ہو جائیں خواہ کچھ بھی ہو لیکن اگر مجھ میں کوئی ایسی بات ہے جس سے آپ ڈرتے ہیں یا کوئی ایسی بات جس کے متعلق آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ کی کامل خوشی کو بگاڑ دے گی تو ہمیشہ کے لئے اِس یگانگت کا خیال دُور کر دیں اور آؤ ہم ایک دوسرے کو حقیقی اور پختہ دوست سمجھیں لیکن اگر آپ اِن دو باتوں پر مطمئن محسوس کرتے ہیں

اوّل:۔ کہ یہ قدم خدا کی مرضی کے خلاف نہیں ہے۔

دوئم:۔ کہ میں آپ کو خوش کرنے کے لئے شمار کی گئی ہوں تو سنیچر کی شام کو آئیں اور گھٹنہ نشین ہو کر خدا کے سامنے دعا مانگیں، اپنے آپ کو از سرِ نو اُسے دیدیں اور اُس کی خاطر ایک دوسرے کو دیدیں۔ نیز اُس کی خدمت کی خاطر اپنا سب کچھ تقدیس کر دیں اور اُسی کے لئے مریں اور جیئیں ...... ہمیں اپنے مستقبل کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ ہم اور ہمارے تمام امور و کاروبار اُس کے ہاتھوں میں ہیں، اُس کے کمال دانشمندانہ اور شفقت آمیز انتظام و اہتمام تلے ہیں۔

اُنہوں نے یہی بات کی۔ خدا کے حضور دونوں نے گھٹنہ نشین ہو کر ایک دوسرے کے سامنے وعدہ کیا۔ اُس کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں مخصوص کر دیں خدا کے کسی خادم کے لئے جو نہایت ہی اہم فیصلہ جات ہیں اُن میں سے ایک فیصلہ شادی سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک صحیح رفیقِ حیات ایک دائمی روحانی تحریک و تاثیر ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیشہ ایک نکتہ چین اور شکوہ شکایت کرنے والا ساتھی ایک متواتر رکاوٹ ہو سکتا ہے۔ ولیم اور کیتھرائن دونوں نے سنجیدگی و سرگرمی سے خدا کی ہدایت کو حاصل کیا۔ خدا نے اپنے بڑے فضل و کرم سے اُن کی شادی پر برکت نازل کی اور یہ شادی خانہ آبادی اُس کے کام اور دُنیا کے لئے پُر معنیٰ تھی۔

باب ۴
خدا کی خاطر اکٹھے مل کر کام کرنا

ولیم نے اپنے تین مہینوں کی تقرری کے بعد از اختتام انگلستان کے شہر سپالڈنگ میں ریفارمڈ میتھوڈسٹ چرچ کی ذمہ داری لی یہ ایک نہایت خوشی کا وقت تھا۔ بہت سے مرد و زن کے دل تبدیل ہو گئے۔ بعد ازاں ولیم میتھوڈسٹ نیو کنکشن چرچ کے ٹریننگ کالج میں داخل ہو گیا اُس کے لئے مطالعہ کرنا مشکل تھا۔ وہ باہر جا کر عبادتیں منعقد کرنے کے لئے بہت زیادہ خوش ہوتا تھا لیکن اُس نے سخت محنت کی اور چند ایک مہینوں کے بعد وہ لنڈن میں ایک کلیسیاء کا منسٹر (پادری) تعینات کیا گیا۔ اگرچہ وہ ایک چار سالہ آزمائش پر تھا۔ تاہم پہلے سال کے خاتمہ پر اُسے شادی کرنے کی اجازت مل گئی۔

اِس پہلے سال کے دوران ولیم کو خاص بشارتی مہمات کے لئے بہت سی جگہوں پہ جانے کا موقعہ ملا۔ اُس کے پیغام کے ذریعہ سے بہت تعداد میں لوگ متاثر ہو گئے۔ اُن میں سے اکثر کو اُن کے گناہوں نیز ایک نجات دہندہ کی ضرورت کی پہچان

تک لایا گیا اور اُن کے دل تبدیل ہو گئے۔

ولیم اور کیتھرائن نے ایک نہایت سادہ طور پہ شادی کی۔ کوئی پھول نہ تھے کوئی گانا بجانا نہ تھا، کوئی جماعت بھی نہ تھی! دلہن اور دُلہا پادری اور دو گواہ حاضر تھے۔ بس یہی سب کچھ تھا۔ نوجوان خاوند بیوی نے یہ محسوس کیا ہو گا۔ کہ ایک بڑی ٹیپ ٹاپ یعنی دکھاوے کی شادی پہ بہت روپیہ پیسہ صرف کرنا ایک گناہ ہے اور یہ کہ سب کچھ جو اُن کے پاس تھا خدا اور اُس کی خدمت کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ نکاح کی رسم کے بعد انہوں نے چند ایک دن تک (ہنی مون) وقت عروسی گزارا اور پھر اپنے خداداد کام پر واپس آ گئے۔ وہ سپاہیوں کی طرح اپنے فرضِ منصبی کے مقام سے غیر حاضر نہ رہ سکتے تھے۔

اب ولیم بوتھ کو اپنے چرچ کی طرف سے انگلستان میں بشارتی جماعتیں منعقد کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اِس کا مطلب ایک وقت پانچ یا چھ ہفتوں کیلئے مختلف شہروں کا دورہ کرنا تھا۔ وہ ہر روز رات کو اور ہر اتوار (صبح بعد از دوپہر اور رات) کو اجلاس منعقد کرتا تھا۔ اُس نے اپنی روح کو انڈیل دیا اور گنہگاروں سے منت کی تاکہ وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات پائیں۔ جو اپنے آپ

کو مسیحی کہتے تھے اُن سے بھی اُس نے درخواست کی تاکہ وہ خدا کے نور میں سیچے رہیں اور پاکیزہ زندگیاں بسر کریں۔ ان اجلاس کے علاوہ اُس نے کلیسیائی کارندوں اور نومریدوں کے لئے خاص کلاسز منعقد کیں۔

ہزارہا لوگ ان بشارتی جماعتوں میں حاضر ہوتے۔ اکثر اوقات گرجا گھر بھر جاتا اور لوگوں کو راہ گزرگاہوں اور بلکہ مذبح گاہ کی سیڑھیوں پر بیٹھنا پڑتا تھا۔ ہر رات بہت سے لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور رحم کے لئے خدا سے دُعا مانگتے تھے۔ مددگار اُن کے نام لکھ لیتے تھے اور نومریدوں کے جلسے میں حاضر ہونے کے لئے اُنہیں دعوت دیتے تھے۔ ولیم بوتھ نے نومریدوں کو سکھایا کہ گناہ پر غالب آنے اور ایک حقیقی مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے کس طرح سے یسوع مسیح پر اعتماد اور بھروسہ رکھنا تھا۔ انگلستان کے مشرق میں جہاں یہ مہمات منعقد کی گئی تھیں تین ہزار نئے ممبران میتھوڈسٹ نیو کنکشن چرچ میں داخل کئے گئے۔

کیتھرائن نے ازدواجی زندگی کے اس پہلے سال کے دوران اس کام کو آسان نہ پایا۔ ولیم کے ہمراہ اُسے جگہ بہ جگہ سفر کرنا اور دوسرے لوگوں کے گھروں میں رہنا پڑا۔ وہ چاہتی تھی کہ اُس کا ایک اپنا

چھوٹا سا گھر ہو تاہم اُس نے ہر ممکن طور پر بہادری کے ساتھ اپنے خاوند کا ساتھ دیا۔ اُس نے رات بہ رات طویل اجلاس یا اُس مسلسل کام کی نسبت جس میں وہ دونوں مصروف تھے ہرگز شکوہ و شکایت نہ کی تاہم وہ دو خاص تفکرات رکھتی تھی۔

اوّل یہ کہ شاید ولیم اپنے اجلاس کی تمام شاندار کامیابی کی وجہ سے خراب ہو جائے۔ جب ہزاروں لوگ آپ کی قدردانی کا اظہار کرتے ہیں تب مغرور اور متکبر ہونے کی ایک بڑی آزمائش ہے لیکن کیتھرائن کو اس بات کے متعلق فکرمند ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ ولیم نے اپنے آپ کو حلیم اور فروتن رکھا اور خوشنودی و چاپلوسی کو قبول نہ کیا۔ جب لوگ اپنے گھر آنے کے لئے اُسے دعوت دیتے تھے تب وہ شائستگی اور نرمی سے انکار کر دیتا تھا۔ اُس نے اُن پر یہ واضح کیا کہ وہ خدا اور لوگوں کی روحوں کی تبدیلی کی خاطر زندگی گزار رہا تھا۔ اُس کے پاس تفریح طبع اور خاطر تواضع حاصل کرنے کے لئے وقت نہ تھا۔

دوئم یہ کہ شاید ہر روز زیادہ کام کرنے کی وجہ سے ولیم کی صحت جواب دے دے۔ وہ ہر کام نہایت ہی سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ کرتا تھا۔ اُس کے نازک بدن کے لئے سرگرمی اور محبت کی ایک ایسی مشعلہ زن [illegible] کو برداشت کرنا ناممکن نظر آتا تھا لیکن کیتھرائن ہمدردی ایمان اور

دُعا کے ساتھ اپنے خاوند کی متواتر امداد کرتی رہی۔ اُس کو معلوم ہو گیا کہ اُس نے اپنے جسمانی قویٰ کو سنبھالنا سیکھ لیا تھا اور وہ اپنی سنجیدہ سرگرمی کی کامل روح کے ساتھ ہر موقع کو پورا کرنے کے لائق تھا۔

اس کے اختتام پر جس وقت اُن کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا اُس وقت ان دونوں کو ایک خاص خوشی حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس لڑکے کا نام اس کے باپ اور پاکیزگی کے ایک عظیم اُستاد (جن کا نام برامویل تھا) کے نام پر ولیم برامویل رکھا۔ اُن کی یہ اُمید تھی کہ ایک روز لڑکا خود پاکیزگی کا ایک مبشر بنے گا۔ اُن کی یہ پاک تمنا پوری ہو گئی۔

باب ۵

بہت سے اسباق سیکھنا

ولیم بوتھ نے ایک ایونجلسٹ (مبشر) کے طور پر اپنی تقرری کے دوسرے سال کے دوران اپنی مہمات کو جاری رکھا۔ جہاں کہیں وہ گیا وہاں پہلے کی طرح عجیب و غریب نتائج تھے۔ وہ ہنوز نوجوان تھا وہ صرف ستائیس ۲۷ سال کی عمر کا تھا۔ وہ تمام وقت تجربہ حاصل کر رہا تھا۔ اُس نے ایسے طریقے سیکھے جو کہ ازاں بعد سالویشن آرمی کے میدانِ عمل کا حصہ بن گئے۔ مثلاً کارنوال کے ایک جلسہ میں ولیم نے ایک

کوتاہ قد عورت کو دیکھا۔ اُس کا چہرہ خوشی سے لبریز تھا۔ جب گانا بجانا ہو رہا تھا تب وہ آہستہ آہستہ اپنا سر ہلا رہی تھی اور "شنا شنا!" کی آواز بلند کر رہی تھی۔ ولیم فطرتاً سنجیدہ مزاج تھا۔ وہ اِس عورت کے محسوسات کی نمائش کی وجہ سے غضبناک ہوا۔ اُس نے اس بلند آوازی کو بند کرنے اور بیٹھ جانے کے لئے اُسے حکم دیا۔ لیکن اُس عورت کے خیالات زمین سے بہت دُور تھے اور اُس نے اُس کی نہ سُنی۔ پھر ولیم نے اپنے مددگاروں میں سے ایک کو بھیجا تاکہ وہ اس کو نیچے بٹھا دے۔ لوگ اس واقعہ کو دیکھ رہے تھے اور اُن کو یہ بات ناگوار گزری۔ اجلاس میں جو آزادی اور خوشی کی روح تھی وہ بگڑ گئی۔ تمام مہم میں رُکاوٹ پیدا ہو گئی۔ ہر بات کٹھن بن گئی۔ ولیم بوتھ نے ایمانداری سے اِس واقعہ کے متعلق سوچا اور سمجھ لیا کہ اُس نے ایک غلطی کی تھی۔ وہ اور مسز بوتھ دونوں سمجھ گئے کہ مذہب ایک آدمی یا عورت کے حصہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لوگ اپنے کھیل تماشوں اور دنیاوی عیش و عشرت میں نعرے لگاتے اور اچھلتے کودتے اور تالیاں بجاتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب اور مسلک میں اپنی خوشی کا اظہار کیوں نہ کریں؟ اس وقت تمام دُنیا میں سالویشن آرمی کے اجلاس میں ایک [illegible] کہ اولو ہیلیلویاہ!" کا نعرہ سُنا جاتا ہے۔ ہر جگہ سالویشن آرمی

والوں کے بیچ میں یہ اظہار ایک مستعمہ سلام کا لفظ بن چکا ہے۔

اِس موقعہ پر ایک اور سبق سیکھا جو کہ خدمت کے عوض شخصی تحائف کو قبول کرنے کے متعلق تھا۔ ولیم نے دیکھا کہ خدا کا ایک خادم ہونے کی حیثیت سے اُسے ہرگز شخصی تحفہ قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ شیفیلڈ نام ایک جگہ پر ایک ہنگامی جلسے کے دوران ولیم کو اِس کی اپنی ایک بہت بڑی تصویر ایک تحفہ کے طور پر دی اور بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور اُس کی خدمت سے جو روحانی امداد حاصل کی تھی اس کے متعلق انہوں نے گواہی دی۔ اِس کے بعد ولیم نے اِس تمام تعریف و تحسین اور احسان مندی کی نسبت جو کہ اُنہوں نے اِس کے سامنے ظاہر کی، بہت کچھ سوچا۔ اُس نے دیکھا کہ یہ غلط بات تھی۔ دراصل یہ خدا کی بےعزتی تھی۔ ولیم نے انجیل کی بشارت میں محض اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا اُس کو خداوند یسوع مسیح کے بارے میں کلام کرنے کا ایسا موقع رکھنے کے لئے استحقاق عظیم حاصل تھا۔ اُس نے اپنی طرف سے بہترین کوشش کی لیکن خدا تھا جس نے اس کی کوشش پر برکت بخشی تھی وہ (ولیم) کیوں انعام حاصل کرے؟

اُس نے معلوم کیا کہ اس قسم کا تحفہ دوسرے خادم الدینوں کیلئے ناخوشی کا باعث ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ویسی قابلیت یا استعداد نہ رکھتے ہوں

لیکن وہ اپنی طرف سے بہترین کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ابلیس اِن کو آزماتا ہے تاکہ وہ بدگمان اور حسد کرنے والے بن جائیں اور اِس کے نتیجہ میں جو اُن میں احساسات پیدا ہوتے ہیں وہ خدا کے کام کے لئے ایک رکاوٹ ہیں۔ علاوہ ازیں جو اس قسم کے صلے اور عوضانے حاصل کرتے ہیں اُنہیں مغرور بننے کی آزمائش آتی ہے اور وہ اِس بات کو بھول جاتے ہیں کہ یہ فقط خدا ہی کے ذریعہ سے ہے کہ وہ مطلق کسی کامیابی کو حاصل کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ چنانچہ آنے والے سالوں میں ولیم نے یہ فیصلہ کیا کہ سالویشن آرمی کے افسران کو کسی قسم کے تحائف نہ دیئے جائیں اور اُن کے حق میں کسی قسم کی تعریف نہ کی جائیں۔

اِس دوسرے سال کے دوران ولیم ایک مہم سے واپس ناٹنگھم جانے کے قابل ہوا۔ وہ [illegible] میں وہاں رہا اور ایک غریب مددگار کی بصورت ایک گروی رکھنے والی دکان پر کام کر چکا تھا۔ پھر وہ بیکار رہا اور اُسے یہ شہر چھوڑنا پڑا۔ [illegible] وہ ایک خوبصورت نوجوان بیوی کے ہمراہ ایک معزز مبشر کی حیثیت میں واپس ناٹنگھم جا رہا تھا۔ ولیم اور کیتھر اُن کے تئیں یہ جان کر کہ خدا نے ایسے عجیب و غریب طریقے سے اُن کی رہنمائی کی اور اُن کو برکت دی۔ کس قدر خوشی تھی!

[illegible] ہر شب بھر جاتا تھا اور صدہا لوگ جو آتے تھے اندر داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اِس [illegible] سے متعلق گرجا گھر کے منتظم نے چرچ میگزین میں مندرجہ ذیل بیان تحریر کیا۔

"مسٹر ٹوتھ یقیناً ایک غیر معمولی آدمی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے
چھ ہفتے ہرگز نہ گزارے۔ رات بعد رات، تحریک خیز دلچسپی کے ساتھ عبادتیں
جاری رہیں۔ اس کی پُرجوش التماس دعائیں اور دلیلیں ایسی ہیں کہ بے دین اور
ملحد آدمی کی عمیق بدظنی اور عداوت کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ اُس نے
اِن گناہ گاروں کو جو انجیل کی نسبت سنگدلی ظاہر کرتے تھے تھرتھرا دیا۔۔۔۔
جماعتیں بہت بڑھ گئی ہیں، دعائیہ اجلاس کی حاضری میں بہت اضافہ ہوا ہے"
تاہم ایک بات کے سبب سے کام میں ناخوشی پیدا ہوئی۔ گرجا گھر کا
منسٹر ٹوتھ جیسے ایک نوجوان آدمی کو ایسی کامیابی حاصل کرتے دیکھ کر
خوش نہ تھا۔ یہ منسٹر خود ایسی ترقی حاصل کرنے کے ناقابل رہ چکا تھا
اور اپنے علاقائی ولیم ٹوتھ کی کامیابی پر خوشی منانے کے لئے توفیق نہ
رکھتا تھا۔ اُس نے سرد مہری اور کسی قدر نامہربانی سے ولیم کے
ساتھ سلوک کیا۔

اس کے باوجود گرجا گھروں کے بہت سے منسٹرز (پادری صاحبان)
اپنے اپنے حلقوں میں ولیم کو رکھ کر بہت خوش تھے۔ لوگ عموماً
بہت خوش ہوتے تھے۔

باب ۶

گیٹس ہیڈ کی کلیسیاء

میتھوڈسٹ کی نیو کنکشن چرچ کی آئندہ سالانہ کانفرنس میں یہ
فیصلہ کیا گیا کہ ولیم کو ایک چھوٹی سی جماعت کی خدمت کے لئے ایک ہی
کلیسیا پر مقرر کیا جائے۔ یہ بہت سی کلیسیاؤں کا دورہ کرنے، ہزارہا
لوگوں کی خدمت کرنے اور یسوع مسیح کی نجات کو حاصل کرنے کے متعلق
ہزارہا لوگوں کی رہنمائی میں اپنی خداداد طاقتوں اور لیاقتوں کو روا
رکھنے کی بجائے تھا۔ ولیم مایوس ہو گیا مگر اُس نے اِس تقرری کو قبول
کر لیا اور ایک نہایت کامیاب سال گزرا۔ مقامی لوگوں نے درخواست کی
کہ ایک اور سال کے لئے اُسے رکھا جائے۔

جب ولیم نے اپنا چوتھا آزمائشی سال پورا کیا تب سالانہ کانفرنس نے
اُسے ایک لائق پاسبان منظور کر لیا۔ اور وہ مذہبی دستور کے مطابق ایک
باقاعدہ منسٹر تعینات کیا گیا۔ بہت سی کلیسیاؤں نے بشارتی جماعتیں
منعقد کرنے کے لئے اُس سے درخواست کی لیکن کتنی ایک کلیسیاؤں کے
پاسبان اس کے برعکس تھے اور انہوں نے مخالفت کی گیٹس ہیڈ جو کہ

انگلستان کے شمال میں ایک بہت بارونق شہر ہے۔ اُس کے ایک گرجا گھر کی ذمہ داری لینے کے لئے اُسے کہا گیا۔

گیٹس ہیڈ کی کلیسیاء کا کام ایک ناقص حالت میں تھا۔ حالانکہ گرجا گھر میں ایک ہزار دو سو کی تعداد میں لوگ بیٹھ سکتے تھے مگر پہلے جلسے میں صرف ایک سو تئیس لوگ حاضر تھے۔ تاہم اُن میں چھ اشخاص..... حق کی تلاش کے لئے سامنے آتے۔ بہت ہفتے نہ گذرے تھے کہ ہر عبادت کے لئے گرجا گھر بھر جاتا تھا۔ دو ہزار تک تعداد بڑھ گئی اور لوگ اندر آنے کی کوشش کرتے تھے۔ گیٹس ہیڈ میں ہر شخص نے اِس نئے مبشر اور میتھوڈسٹ گرجا گھر کے متعلق بات چیت کرنی شروع کر دی یہ گرجا گھر "دل تبدیل کرنے والے ادارہ" کے نام سے مشہور ہو گیا۔

ولیم نے دس ہفتے تک ایک مہم منعقد کرنے کے لئے فیصلہ کیا۔ یہ وِٹ منڈے (پاک رُوح کے نزول کے اتوار کے بعد سوموار) کو شروع ہوئی۔ یہ دن روزہ اور دُعا کے لئے رکھا گیا۔ ولیم نے تمام شہر کو حلقوں میں تقسیم کر دیا۔ اُس کی جماعت کے ممبران سے کہا گیا کہ ہر گھر میں ایک پرچہ دے دیں اور اجلاس کے متعلق بتا دیں۔ اِس طرح سے تمام شہر کا دورہ کیا گیا۔ اِس مہم کے دوران نو سو سے زیادہ لوگوں نے یسوع مسیح کو تلاش کر لیا۔ ان بعد اِن متلاشیان میں سے اکثر انجیل کے خادمان بن گئے۔

کلیسیا کے لوگوں نے میدانی جلسہ میں گواہی دینی شروع کر دی وہ بازار و گلی کوچوں میں گیت گاتے ہوئے مارچ کرتے تھے بعض اوقات وہ کثیر تعداد لوگوں کے سامنے انجیل کا پیغام دینے کے لئے ٹھہر جاتے تھے۔ شراب خانوں کے مالکان ناراض تھے کیونکہ اُن کے سب سے اچھے گاہکوں میں سے بعض "دل تبدیل کرنے والے ادارہ" یعنی اُس گرجا گھر میں جا چکے تھے۔ اور انہوں نے یسوع مسیح کی نجات کو حاصل کر لیا تھا۔ لہٰذا پھر وہ دوبارہ شراب نوشی کے لئے نہ آئے تھے۔ ان شراب خانے والوں نے لوگوں کے گروہ مقرر کئے تاکہ گرجا گھر کے لوگوں کے ساتھ ساتھ مارچ کریں اور شور و فساد برپا کرنے والے گیت گائیں تاکہ اُن کے مذہبی گیت گانے کی آواز نہ سُنائی دی جا سکے۔ لیکن ولیم کے معتقدین جلدی سے اپنے ساز [illegible] لے لیتے اور اُن کے سامنے مذہبی گیت گاتے تھے۔ اِس طرح سے وہ گیت حمد و تعریف کے ترانے بن گئے۔ اُس سے لوگوں میں زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی اور سُننے کے لئے زیادہ لوگ ٹھہر جاتے تھے۔

ولیم گیٹس ہیڈ میں ایک سال کی بجائے تین سال تک مقیم رہا۔ اِس تمام عرصہ کے دوران کلیسیاء کے کام نے ترقی کی بہت سے لوگ [illegible]

اِس عرصہ کے دوران یہ تھا کہ کیتھرائن نے نہایت سنجیدہ طور پر کلیسیا میں [illegible] خواتین کے متعلق سوچنا شروع کر دیا۔ ملک امریکہ کی ایک [illegible]

(مسز فیوبے پامر) انگلستان آئی اور وہ پاکیزگی کی نسبت پُرزور منادی کرتی
تھی۔ بہت سے لوگ اور خصوصاً کلیسیا کے افراد اس منادی کے سبب
سے ناراض ہو گئے۔ اِن میں سے ایک نے چھوٹی سی کتاب لکھی جس میں یہ
بیان کیا گیا کہ عورتوں کو کلیسیاؤں میں منادی کرنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ کیتھرائن
پہلے سے خدمتِ خواتین کے متعلق بائبل مقدس اور تواریخ کلیسیا میں سے
ایک مطالعہ کر چکی تھی۔ اِس کو پورے طور پر یقین تھا کہ اس کتاب کا مصنف
غلطی پر تھا لہٰذا اس کتاب کے جواب میں اُس نے خود ایک مختصر (بغیر جلد
رسالہ) لکھا۔ اس موقع پر ولیم تو خود گھر سے دُور تھا جب وہ واپس گھر آیا تب
اُس نے اُس تمام مضمون کو پڑھا۔ اُس کو آہستہ آہستہ پورا یقین ہو گیا کہ اُس
کی بیوی درست تھی چنانچہ اُس نے اس پمفلٹ کو شائع کرنے میں اُس کی
مدد کی۔ ولیم اکثر محسوس کرتا تھا کہ کیتھرائن خود ایک زبردست اور ذی اثر
خطیبہ (تقریر کرنے والی) ہو گی۔ بعض اوقات اُس نے گرجا گھر کے اجلاس
میں کلام کرنے کے لئے اُس سے کہا لیکن ایک بڑا شرمیلا پن اُس کو پیچھے روک
دیتا تھا۔ اُس نے یہ تحریر کیا کہ خواتین کو کلام کرنے کا حق حاصل ہے اور
اپنی اس تحریر میں اِس امر کو ثابت کیا لیکن وہ خود ایسا کام نہ کر سکی۔
چند ایک ہفتوں کے بعد جب اُس کی یہ چھوٹی سی کتاب شائع ہوئی
تب وہ بیمار ہو گئی۔ جب وہ اپنے کمرے میں خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی تب

پاک رُوح اُس سے ہم کلام ہُوا۔ اُس نے جان لیا کہ اُسے خود اپنی نصیحت
اور مشورت پر عمل کرنا اور علانیہ طور پر خدا کے لئے گواہی دینا چاہیئے
اُس نے یہ سمجھ لیا کہ اُس نے اپنی گھبراہٹ کو چھوڑنے اور کلام کرنے کے
متعلق انکار کرنے میں خدا کی نافرمانی کی تھی۔ اُسی جگہ اور اُسی وقت اُس
نے خدا سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اُس کو طاقت بخشے گا تو وہ اُس کیلئے گواہی دیگی
اس کے بعد گرجا گھر میں ایک جلسے کے دوران کیتھرائن نے کلام
کرنے کی بلاہٹ محسوس کی۔ پہلے وہی پرانا خوف آیا اور اُس نے خود
اپنے آپ سے کہا۔ میں کلام نہیں کر سکتی ہُوں۔ تب اُس کو اپنا وعدہ یاد
آیا اور یہ جان لیا کہ اگر وہ بے وقوف کی مانند بھی نظر آئے تو بھی اُسے
فرمان بجا لانا چاہیئے۔ وہ اُٹھی اور پلپٹ (خطبہ گاہ) کی طرف چل کر آئی
جہاں ولیم کھڑا تھا۔ وہ نیچے جُھکا اور اُس سے کہا میری عزیزہ یہ کیا ماجرا ہے؟
کیتھرائن نے جواب دیا میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔ ولیم نے محسوس کیا
کہ یہ خدا کی رہنمائی تھی۔ اُس نے جماعت سے کہا میری پیاری بیوی کلام کرنا چاہتی ہے
کیتھرائن پلپٹ پر کھڑی ہو گئی۔ اُس نے کلام کرنے کی نسبت اپنی ناچاہندی کا
[illegible] اعتراف کیا اور اُس نے خدا کی حسب خواہش آئندہ [illegible]
[illegible] فرمانبرداری کرنے کے لئے اپنے مصمم ارادہ کرنے کی نسبت بتلایا۔ اُس نے
[illegible] کے ساتھ کلام کیا اور تمام جماعت پر بہت ہی گہرا روحانی

اثر ہوا۔ بہت سے لوگوں نے آنسو بہائے۔

ولیم نے فوراً اشتہار دیا کہ کیتھرائن اِس شام کلام کرے گی۔ اُس دن سے لے کر کیتھرائن ایک زبردست مبشر بن گئی۔ اُس کا کلام سننے کے لئے لوگ بڑی بھاری تعداد میں جمع ہو جاتے تھے۔ اس واقعہ کے بعد بہت جلد ولیم خود بیمار ہو گیا اور کیتھرائن نے جرأت کے ساتھ اُس کا کام جاری رکھا اُس نے اُس کے بشارتی تقررات کو پورا کیا اور تمام کلیسیائی کاروبار کو سرانجام دیا۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھ کر کامیاب ہوئی۔

باب

نئی بلاہٹیں نئی قربانیاں

گیٹس ہیڈ میں تین سال ایک خاتمہ پر آ رہے تھے۔ ولیم اور کیتھرائن دونوں نے پاکیزگی کے متعلق تعلیم دینے کی برکت کی نسبت بہت غور و خوض کیا اُنھوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ خدا کے فرزندوں کے لئے تمام گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا ممکن تھا۔ وہ خدا کے سامنے پورے طور پہ تقدیس یافتہ تھے۔ تاہم اُنھیں یقین نہ تھا کہ وہ اس برکت کے اندر داخل ہوئے تھے۔ اُنھوں نے سرگرمی و سنجیدگی سے اس کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

ایک اور بھی استفسار و اشتباہ اُن سے واسطہ رکھتا تھا۔ ولیم نے دوبارہ یہ محسوس کیا کہ بشارتی مشن کے کام کی جانب اپنے آپ کو وقف کر دینے کے لئے خدا اُس کو ہدایت کر رہا تھا۔ اُس نے اِس بات کے متعلق بہت سوچا۔ وہ ابھی چند سالوں تک ایک ہی علاقہ میں رہ چکا تھا۔ اُس کو جگہ بہ جگہ نہ پھرنا پڑا۔ اُس کا ایک گھر تھا جس کو وہ بہت پسند کرتا تھا اُس کی ایک بہت لائق بیوی تھی جس کی صحت نازک تھی۔ اُسے اُس کی اور اپنے چار چھوٹے بچوں کی نسبت خیال کرنا لازمی تھی۔ اُس نے یہ محسوس کیا کہ ایک بڑے علاقہ میں ایک اعلیٰ خادم الدین کی حیثیت میں ایک عمدہ روحانی کام کر سکے گا۔ وہ یسوع مسیح کے لئے بہت سے لوگوں کو جیت سکیگا اور اُن کی روحانی زندگی کو بھی بڑھا سکیگا تاہم یہ معلوم ہوا کہ خدا اُس سے کوئی نرالا کام چاہتا تھا۔ کیا اُسے بہت سے تغیر و تبدلات اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کی نسبت اپنے آپ کو دوبارہ دے دینا چاہئے؟ اُس کو یقین نہیں ہے [illegible] تاہم باتیں اُس کے خاندان کے لئے زیادہ بے آسائش اور تکلیف کا [illegible] وہ تعجب کرتا تھا کہ شاید بشارتی مشن کے کام کا یہ خیال [illegible] تھا یا غلط سرگرمی تھی۔ اس طرح سے اُس نے خود اپنے [illegible] اور استغراق کیا۔ کیتھرائن ایک بے خانماں زندگی کو شروع کرنے [illegible] خیال سے جھجک گئی۔ اُس کی صحت اچھی نہ تھی اور وہ اپنے خاندان کو

پیار کرتی تھی اور تمام خاندان کو اُس کی ضرورت تھی۔ اُس نے محسوس کیا کہ اگر اُنہیں یہ کام کرنے کے لئے فیصلہ کرنا پڑا تو ایک زندہ شہادت (راہِ حق میں جان دے دینے) کی طرح ہوگا۔

ولیم اور کیتھرائن دونوں نے مل کر دُعا مانگی اور خدا کی مرضی جاننے کے لئے جستجو کی۔ دونوں نے محسوس کیا کہ خدا اُنہیں ہدایت کر رہا تھا تاکہ کثیر التعداد لوگوں کی خاطر خاص خدمات کرنے کے لئے اپنے آپ کو دے دیں۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ اُنہیں بہر حال اِس بُلاہٹ کی تعمیل کرنی چاہئے۔ اُنہوں نے دیکھ لیا کہ غالباً اِس کام کی وجہ سے اُن پر سختی، غربت، جسمانی تکلیف بلکہ بہت جلد موت واقع ہو لیکن ان دونوں نے خدا کی ہدایت کے مطابق ہر صورت استعمال ہونے کے لئے خدا کے سامنے پورے طور پر اپنے آپ کو دے دیا۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ یسوع مسیح کے خون نے ان کو تمام گناہ سے پاک و صاف کیا تھا۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ وہ ان میں سکونت کرنے کے لئے آیا تھا۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ ان کے باطن میں یسوع مسیح اپنی پاکیزگی اور قوت کی زندگی گزارے گا۔ اس طرح سے وہ پاکیزگی کی برکت میں داخل ہوگئے اور اُن کی منادی اَور بھی زیادہ مؤثر بن گئی۔ اُن کی گواہی کے ذریعہ سے دوسرے بہت سے لوگ بھی اِس عظیم برکت کے اندر داخل ہوئے۔ اِس کے بعد ولیم نے میتھوڈسٹ نیو کنکشن کانفرنس کے پریزیڈنٹ کو ایک نہایت عاجزانہ لیکن واضح خط لکھا۔ اُس نے یہ درخواست کی کہ روحوں کی جستجو کرنے اور یسوع مسیح کی

خاطر اُنہیں جیتنے کے کام میں بالکل اور پوری طرح سے مصروف رہنے کے لئے اجازت دی جائے۔

اِس موقعہ پر کیتھرائن بوتھ نے دو خطوط اپنی والدہ کو لکھے اور اُن ہر دو خطوط سے ہم اُن کے محسوسات کو سمجھ سکتے ہیں۔ اُس نے ایک خط میں لکھا کہ ولیم کی اطاعت شاید اُسے انتہائی غربت تک لے جائے۔ اُس نے لکھا کہ اگر ایسا ہو بھی جائے تو بھی وہ اُسے ہرگز طعنہ نہیں دے گی۔ اِس کے ساتھ اُس نے یہ بھی لکھا۔

"اگر شیطان مجھ سے یہ کہتا ہے کہ میں تنہائی اور جدائی (جبکہ وہ یعنی ولیم دور اپنے بشارتی کاموں پہ ہوگا) کو ہرگز برداشت نہ کر سکوں گی لیکن میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ کوئی آدمی نہیں ہے جس نے میری اور انجیل کی خاطر گھر یا بھائیوں یا بہنوں۔ باپ یا ماں یا بیوی یا بچوں یا جائیداد کو چھوڑا ہے لیکن اب اس زمانہ میں سو گنا اور آنے والی دنیا میں حیات ابدی حاصل کر لے گا۔"

ایک اور خط میں اُس نے یہ لکھا۔

"... [illegible] خوراک اور پوشاک مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے ...... [illegible] پر بھروسہ رکھنے کے لئے راضی ہوں اور اِس کی مرضی کو بجا لانے میں اگر ضرورت ہو تو مصیبت کو بھی سہنے کے لئے رضامند ہوں۔"

ولیم ڈرا ہوا ہے۔ وہ میری اور بچوں کی بابت خیال کرتا ہے۔ میں اس کی محبت اور فکر کی قدر کرتی ہوں لیکن میں اُس سے کہتی ہوں کہ اگر وہ سیدھا اپنے فرض کی راہ پر جائے گا تو خدا خود مہیا کرے گا۔ ممکن ہے کہ اپنے خزانہ میں ہمارے لئے کوئی نہایت اعلیٰ اور بیش قیمت شے رکھتا ہے۔"

ولیم بہت پریشان تھا۔ وہ کلیسیا جس کا وہ دلدادہ تھا اور جس پر کسی غیر راہ کو تلاش کرنے کی بجائے بھروسہ رکھتا تھا وہاں خدمت کرنے اس کلیسیا کو پسند کرتا ہوگا تاہم اُسے فیصلہ کرنا تھا کہ اگر کانفرنس بشارتی کام کے لئے اس کی درخواست کو نامنظور کر دے تو اُسے لازماً اپنی پسندیدہ میتھوڈسٹ کلیسیا کو استعفیٰ دینا ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو اُسے فقط اپنی بیوی کے ہمراہ قدم اُٹھانا پڑے گا۔ وہ ایک بہت بھاری دل کے ساتھ اس سالانہ کانفرنس میں شریک ہوا۔

جلسے میں کافی دیر تک اُس کی درخواست پر بحث ہوتی رہی۔ ایسا دکھائی دیا کہ درخواست منظور ہو جائے گی۔ پھر آخری لمحہ پر ایک نئی تجویز پیش کی گئی۔ کہ ولیم ایک ہی گرجا گھر کی ذمہ داری لے اور اپنی فرصت کے وقت بشارتی کام کرے۔ بہت جلد رائے لی گئی اور کثرت رائے کے سبب سے یہی تجویز منظور کی گئی۔ ولیم نے پہلے سے گیٹس ہیڈ میں اس بات کو ثابت کر دیا تھا کہ ایک گرجا گھر کا ذمہ دار ہونے میں ایک

خادم الدین کو تمام وقت کام کرنا پڑتا ہے۔ وہاں کوئی فرصت کا وقت نہ تھا لہٰذا کانفرنس کا یہ فیصلہ اُس کی درخواست کو قبول نہ کرنے کے برابر تھا۔

جب نتیجہ کا اعلان کیا گیا تب وہاں خاموشی چھا گئی پھر فوراً گیلری یعنی کمرے کے بالائی برآمدہ میں کیتھرائن جو کہ نہایت سیدھی آٹھ کھڑی ہوئی۔ اُس کا خوبصورت چہرہ ذرا سا سُرخ اور گرم ہو گیا لیکن نہایت مضبوط و مصمم تھا۔ ولیم جو نیچے بیٹھا ہوا تھا وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس نے کانفرنس کے صدر کا شکریہ ادا کیا۔ پھر وہ دونوں خاموشی سے باہر نکلے۔ کیتھرائن نیچے اُتری۔ خاوند اور بیوی سیڑھیوں کے پاس ملے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ وہ یہ ایمان رکھ کر چل پڑے کہ وہ خداوند کی فرمانبرداری کر رہے تھے۔

باب ۶

خدمت کے وسیع میدان

ولیم اور کیتھرائن کچھ عرصہ تک بڑی آزمائش میں سے گزرے۔ کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق وہ اپنی نئی تقرری پر چلے گئے لیکن وہ زیادہ ... اس بات کے قائل ہو گئے کہ تمام ملک میں بیداری کے اجلاس

کی رہنمائی کرنا ولیمؔ کا اصلی کام تھا۔ کارنوال میں بیداری کی عبادتوں کو منعقد کرنے کے لئے انہیں ایک دعوت آئی۔ یہ قیاس تھا کہ دورہ صرف چھ ہفتے کے لئے ہوگا مگر اٹھارہ مہینے تک جاری رہا۔ اُس وقت کے دوران اُس عظیم بیداری میں جس کو دیکھنے کے لئے خدا نے ولیمؔ کو اجازت بخشی، کم از کم سات ہزار لوگوں نے یسوع مسیح کو تلاش کیا۔

مسز لوتھوٹ اپنی والدہ کو ان اجلاس میں سے ایک جلسے کے متعلق یہ لکھا۔ "چند ایک منٹوں میں اُن بڑے مضبوط آدمیوں میں سے جو دو رحم کے لئے ایسی بلند آواز سے چیختے اور پکارتے تھے جیسے کہ واقعی وہ دوزخ کے اکثر عذاب میں پڑے ہوئے تھے۔ توبہ کرنے والوں کی چیخوں اور پکار دل نے گانے بجانے والوں کو غالباً دبا لیا۔ رات کو نجات بخش فضل کی تیز فضا چل رہی تھی۔ تقریباً گیارہ بجے گرجا گھر کے اندر رحم گاہ اور وسطی حصہ توبہ کرنے والوں سے بھر گیا۔ جلسہ اگلی صبح تین بجے تک جاری رہا اور گرجا گھر اگلے سارا دن کھلا تھا۔

بہت سی جگہوں پر جہاں ولیمؔ اور کیتھران گئے، شراب خانے اپنے بہت سے گاہک کھو بیٹھے کیونکہ اُن گاہکوں کے دل تبدیل ہو گئے تھے اور شراب نوشی کی عادت سے بچ گئے۔

اِس کامیاب مہم کے بعد ولیمؔ اور کیتھرائن نے بیداری کے اجلاس

منعقد کرنے کی نسبت دیگر خدا پرست لوگوں کی طرف سے دعوتیں وصول کیں۔ کارڈف جو کہ ویلز میں واقع ہے۔ وہاں گئے اور یہاں اُن کے اجلاس کے لئے ایک بہت بڑا سرکس ہال استعمال کیا گیا۔

اولاً ولیمؔ کو ایسی عمارات استعمال کرنے کے اِس خیال نے پریشان کیا۔ اُس کو ڈر تھا کہ شاید لوگ نہ آئیں۔ ایک اتنے بڑے ہال میں صرف چند ایک لوگوں کا بیٹھنا کس قدر خوفناک ہوگا! پھر ہال کو کرایہ پر لینے کے لئے کافی روپیہ خرچ ہوگا۔ وہ حیران تھا آیا وہ روپیہ جمع کر سکیں گے۔ اِس کے علاوہ وہ ڈرتا تھا کہ اُس کی آواز سنائی دینے کے لئے کافی نہ ہوگی۔ اُن دنوں آواز کو تفصیل سے بیان کرنے یا اونچا پہنچانے والے آلے نہ تھے۔

(ایمپلی فائرز یا لاوڈ سپیکر) لیکن ولیمؔ نے اپنے خوف پر غلبہ پا لیا اور ایمان کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا۔ خدا نے اُس کے کام پر بہت بڑی برکت نازل کی۔ تب سے ولیمؔ نے اجلاس کے لئے عام قسم کے ہال کرایہ استعمال کئے۔ اُس نے یہ دیکھ لیا کہ اِس طرح بہت سے وہ لوگ حاضر ہوں گے جو کسی گرجا گھر میں نہیں جاتے تھے اور جو فی الحقیقت مسیحی جماعت سے باہر تھے۔

اِس طرح سے خدا ولیمؔ اور کیتھرائن کو عام و معمولی لوگوں کے

ولیم کیری ایک سرگرم مُبشّر بن گیا کیونکہ اُس نے اُن لوگوں کو جو کہ کلیسیاؤں سے باہر تھے، انجیل پہنچانے کی بڑی ضرورت محسوس کی۔ اُس پر بوجھ تھا کیونکہ بہت سی جگہوں پر مسیحی خود اُن بہت سے لوگوں کی پرواہ نہ کرتے تھے جو کہ کسی گرجا گھر میں ہرگز نہیں جاتے تھے اور جن کو یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنے گناہوں کی معافی کی بابت ہرگز معلوم نہ تھا۔ ولیم کو اُمید تھی کہ پوری نجات کی منادی کے ذریعہ سے کلیسیاؤں میں لوگوں پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ انہیں دوسرے کی پرواہ کرنی ضروری ہے۔ اُس نے دُعا مانگی کہ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے تمام انگلستان میں ایک بیداری پیدا ہو۔

چنانچہ اس طرح سے چار سال گزر گئے۔ ولیم کو ایسا دکھائی دیا کہ جب سے اُس نے اپنی کلیسیا کو استعفیٰ دیا تب سے اُس کو ناکامی ہی معلوم ہوتی تھی۔ بہت سی دیگر کلیسیاؤں میں اُس کا جانا بند ہو چکا تھا۔ وہ اور اُس کی بیوی واقعی کوئی گھر نہ رکھتے تھے لیکن جگہ بہ جگہ پھرتے تھے۔ تاہم خدا نے اُن کی بشارتی خدمات پر برکت نازل کی اور بہت سی روحوں نے خدا کی جستجو کی۔ تاہم ولیم یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ایک بہت بڑی بیداری پیدا ہو اور خاص کر یہ کلیسیا خود تمام جماعتوں کے لوگوں کی بابت اپنی ذمہ داری کے لئے جاگیں۔

اس موقعہ پر مسز بوتھ نے اپنی والدہ کو یہ لکھا کہ :-

"ابھی میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ سخت کام ہے۔ اکثر اوقات میں نے اُس جگہ رہنے کی خواہش کی ہے جس جگہ تھکے ماندے آرام پاتے ہیں لیکن محنت کو جاری رکھنا اور ایک تھوڑی دیر کے لئے انتظار کرنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ بادل منتشر ہو جائیں۔ بہر صورت خدا بادلوں سے بالا و بلند ہے اور وہ ہماری راہوں کی رہنمائی کرے گا......

یہ بہتر ہوگا کہ ایک تھوڑا لے لیں...... ہم گرجا گھروں کے ذریعہ [illegible] لوگوں کی بڑی تعداد حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ خدا ہماری اس بات [illegible] رہنمائی کرے جو اُس کے جلال کے لئے بہترین ہو [illegible] نہیں زیادہ دلکشی ہو جو کہ سب اُس کی نظر میں [illegible] ہے۔ وہ خود غرض جذبات اور احساسات کی بجائے [illegible] کو برداشت کرنے پر مشتمل ہے۔

[illegible] ان تمام باتوں میں خدا ولیم اور کیتھرائن کی رہنمائی [illegible] کو پورا کرنے کے لئے انہیں تا حال تیار کر رہا تھا۔

باب ۹

ایسٹ اینڈ لنڈن

۱۸۶۵ء میں مسٹر بوتھ نے لنڈن میں رادر ہائیتھ نام ایک جگہ پر ایک بشارتی مہم منعقد کرنے کے لئے ایک دعوت وصول کی۔ اُس کے دورہ کے ذریعہ سے بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ مسز بوتھ خود غریبوں کی خستہ حالیوں کے سبب سے گہرے طور پر ہمدردی سے بھر گئی جو عورتیں گناہ میں بہت نیچے ڈوب گئی تھیں اُن کے ایک نیم شب اجلاس میں کام کرنے کے لئے اُس کو موقع مِلا۔ اُس کا دِل اُن کے لئے محبت سے لبریز تھا۔ اُس نے اُن سے گویا اپنی بہنوں کی طرح کلام کیا۔ اُس نے اُنہیں یہ بتایا کہ وہ بھی ایک گنہگار اور نجات کی محتاج رہ چکی تھی۔

چند ایک ہفتے کے بعد بوتھ اور اُس کا خاندان لنڈن چلے [illegible] کیتھرائن نے لوگوں کی ضرورت کو دیکھ لیا تھا اور اُس نے [illegible] محسوس کیا کہ وہاں جانے کے لئے خدا نے اُن کو ہدایت کی تھی۔

جبکہ مسٹر بوتھ نے لنڈن کے ویسٹ اینڈ (شہر کے مالدار حصے) میں کئی ایک اہم اجلاس منعقد کئے تو ولیم خود ایسٹ اینڈ (جہاں غریب لوگ رہتے ہیں) کی طرف جانے پر آمادہ ہُوا۔ اُس وقت ایسٹ لنڈن میں بیکاری، غربت، جہالت اور خستہ حالت بھری ہوئی تھی۔ لوگ ایک کھویا ہُوا طبقہ معلوم ہوتا تھا۔ ولیم کو یاد آیا کہ خداوند یسوع مسیح کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور بچانے کے لئے آیا تھا۔

لنڈن کے وائٹ چیپل میں ایک خیمہ تلے ایک مہم منعقد کرنے کے لئے ولیم کو دعوت دی گئی تھی۔ مہم ایسی کامیاب تھی [illegible] جاری رہی۔ بہت سے لوگ جو خدا کی ہستی کا انکار کرنے والے اور [illegible] گنہگار تھے۔ اُنہوں نے یسوع مسیح کی جستجو کی اور تائب [illegible] [illegible] اُنہوں نے ایک نئی زندگی گذارنی شروع کر دی۔ وہ [illegible] [illegible] میں جانے کے لئے اُن کو ہدایت اور نیک افراد [illegible] [illegible] کی۔ لیکن اُن میں سے بہتوں کے ہاں کوئی گرجا نہیں تھا اور [illegible] لوگوں کے بیچ میں منظور کئے جانے کی نسبت [illegible] [illegible] ولیم نے خود مسیحی ایمان میں اُنہیں تعلیم دی۔ اُس [illegible] بہت دینی شروع کی کہ دوسروں کو یسوع مسیح [illegible] کوشش کریں۔ وہ میدانی اجلاس میں گانے بجانے

میں اُس کی مدد اور پھر چھوٹے سے جلوس میں اُس کے ساتھ خیمہ تک مارچ کرتے تھے۔

ولیم نے محسوس کیا کہ خدا ان غریب کھوئی ہوئی روحوں کی خاطر پورے طور پر اپنے آپ کو دے دینے کے لئے اُسے بلا رہا تھا۔ وہ ایک رات دیر سے پہنچا اور جو کچھ اُس نے محسوس کیا وہ اپنی بیوی کو بتایا۔

مسز بوتھ کو معلوم تھا کہ اگر انہیں ایسٹ اینڈ میں تمام کام کرنا پڑا تو اس کا مطلب ان کو عظیم قربانیاں کرنی ہونگی۔ لوگ اتنے غریب تھے کہ اُن کے پاس کسی خادم الدین کی امداد کرنے کے لئے بہت کم تھا لیکن اُس نے ولیم کو یہ نہ بتایا۔ اُس نے اپنا دل خدا کی طرف اُٹھایا اور پھر جواب دیا۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو ٹھہرنا چاہیئے تو ٹھہریں! ہم نے ایک بار اپنی امداد کے لئے خدا پر بھروسہ رکھا ہے اور ہم پھر اُس پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔

افسوس! دو ماہ کے بعد خیمہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا! تاہم تمام قسم کے مقامات پر اجلاس جاری رہے۔ بعض نو مریدوں نے اپنے مکانات، گھر یا ورکشاپ کھول دیئے اور منادی کرنے کے لئے ولیم کو دعوت دی۔ لوگوں کے ہجوم حاضر ہوئے۔ جن عمارات کو اُس نے استعمال [illegible] ان میں سے بعض کسی بڑھئی کی دوکان، ایک جانب کسی کا اصطبل

پہلا نام ایسٹ لنڈن کرسچن مشن

دوسری جانب کسی کا سٹور خانہ، ایک کبوتر خانہ کے پیچھے کسی کا کمرہ، کھیل تماشہ کے لئے استعمال میں لانے والا کسی کا کمرہ، ناچ گھر، سینما ہال اور دوکانیں تھیں۔

لوگ زیادہ اور زیادہ جماعت میں شامل ہو گئے اور یہ جماعت "دی ایسٹ لنڈن کرسچن مشن" کے نام سے مشہور ہو گئی۔ چونکہ اُن کے [illegible] اجلاس [illegible] پیش کی گئیں اِس لئے ولیم نے اپنے مددگاروں [illegible] نو مریدوں میں سے بعض کو مختلف مراکز پر عبادتیں سرانجام دینے کے لئے بھیجا۔ تین سال کے بعد مشن کے پاس تیرہ مقامات ہو گئے جہاں باقاعدہ عبادتیں منعقد کی جاتی تھیں۔

مشن کے کارندوں کے پاس ایک گاڑی بھی تھی جو کہ بیچنے کے لئے بائبلیں، ٹریکٹس اور کتابیں لے جاتی تھی۔ وہ عورتوں کے اجلاس، [illegible] ایمانداروں کے اجلاس منعقد کرتے تھے۔ انہوں نے پڑھائی [illegible] اور حساب کتاب سیکھنے کے لئے شام کی کلاسز کا انتظام کیا [illegible] لوگوں کے لئے سنڈے سکولز اور ڈے سکولز قائم کئے [illegible] چھوٹا سا سیونگ بنک تھا اور وہ محتاجوں اور [illegible] کو ہر طرح سے امداد دیتے تھے۔ انہوں نے ایک اخبار [illegible] کا نام "دی ایسٹ لنڈن ایونجلسٹ" تھا۔

ولیم نے وہاں ایک سنٹرل میٹنگ ہال اور ہیڈ کوارٹرز کے
بارے میں ایک بڑی ضرورت محسوس کی۔ اُس نے بہت مشکل سے
ایسٹ لنڈن (وائٹ چیپل) میں ایک بہت پرانا مارکیٹ ہال
حاصل کیا۔ یہ مشن کا ہیڈ کوارٹرز بنایا گیا۔ اب ولیم خوش اور اپنے کام
میں محو تھا۔ اُس کو یقین تھا کہ وہ خدا کی مرضی کر رہا تھا۔ گذشتہ خوف
اور تشویش نے اُسے چھوڑ دیا۔ اُس نے لنڈن کے ایسٹ علاقے کے مصیبت زدہ
اور محتاج لوگوں کو یسوع مسیح کے پاس لانے کے تمام وسیع موقعوں
میں بے حد شوق لیا۔ خدا نے اُسے نہ چھوڑا۔ زیادہ اور زیادہ لوگوں
نے کام میں دلچسپی لینا شروع کر دیا۔ بعض مذہبی لوگوں نے اُس کے
انوکھے طریقوں کو ناپسند کیا اور اُس کے خلاف سخت کلامی کی۔
دوسروں نے دیکھا کہ خدا اُس کو استعمال کر رہا تھا۔ انہوں نے
اِس عجیب و غریب کام کے لیے جو وہ کر رہا تھا۔ خدا کی حمد و
ستائش کی۔ بعض اپنے روپے پیسے کے ساتھ مشن کی امداد کرنے کے
لیے آگے آتے اور خدا کے حضور ولیم شکرگزاری سے بھر گیا۔
ولیم نے ایک پمفلٹ لکھا جس کا عنوان "انجیل کو ساتھ لے کر
کیسے لوگوں تک پہنچنا" تھا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ
نوجوان جو کہ میتھوڈسٹ مشن کے ایک پادری کا لڑکا تھا، اُس کے

دل میں ولیم کے پاس آنے اور اُس کو کام کرتے ہوئے دیکھنے کی کوشش
پیدا ہوئی وہ دیکھ کر خوش ہوا کہ خدا لوگوں کے دلوں میں کام کر رہا تھا
اور اُس نے ولیم کی امداد کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا خواہ کتنی
ہی قلیل تنخواہ ہو۔ اُس نے اِس بات کا خیال نہ کیا۔ اِس نوجوان آدمی
کا نام جارج سکاٹ ریلٹن تھا۔ وہ ولیم اور کیتھرائن بوتھ کا گویا ایک
بڑا فرزند بن گیا۔ ذرا بعد براموَل بوتھ (ولیم کے لڑکے) نے ریلٹن کے
بارے میں یہ کہا کہ "میں نے کوئی اور اِس کے برابر ناخود غرض آدمی
نہیں دیکھا ہے۔" وہ ایک نکھلا اور کارآمد کارندہ بن گیا۔ اُس
کا اعلیٰ دماغ اور وقف کی ہوئی رُوح مشن کے کام کے لئے ایک
بڑی حد تک اضافہ تھا۔ اُن شروع سالوں میں ولیم اور کیتھرائن
کے لئے ریلٹن خدا کی طرف سے سب سے بڑا تحفہ تھا۔

باب ۱

سالویشن آرمی کا آغاز

ولیم بوتھ کا مشن یعنی کام بہت جلد بڑھ گیا۔ مسز بوتھ صاحبہ مہمات منعقد کرنے کے لئے تمام برطانوی جزائر میں دُور اور دراز جاتی تھیں۔ ان تمام جزائر میں ایسے لوگ تھے جنہوں نے یسوع مسیح کو قبول کیا اور نومرید بن گئے۔ جب مسز بوتھ صاحبہ اُن سے رخصت ہوگئیں تب وہ دُعا کے لئے متواتر اکٹھے ہوتے تھے۔ اُن کی گواہیوں سے دیگر بہت سے لوگوں کے دل تبدیل ہوئے۔ یہ لوگ گرجا گھر نہیں جایا کرتے تھے۔ وہ اِس بات کے ضرورت مند تھے کہ کوئی شخص اُن کا روحانی چرواہا ہو اُنہوں نے ایک مبشر بھیجنے کے لئے ولیم بوتھ کو لکھا۔ اِس طرح سے (مشن) کام ایسٹ لنڈن سے آگے تک پھیل گیا۔ اِس کا نام "دی ایسٹ لنڈن کرسچن" سے "کرسچن مشن" میں تبدیل کرنا پڑا۔

مشن کا یہ اصول بن گیا کہ اِس کے شرکاء کو کسی قسم کی شراب نہیں پینا چاہیے۔ نومریدوں میں سے اکثر شرابی رہ چکے تھے شراب نوشیوں

کے باعث وہ اپنی بیویوں سے غافل، اپنے گھروں میں توڑ پھوڑ کرنے چوری اور دیگر جرائم کرنے والے تھے۔ ولیم نے محسوس کیا کہ مبشرین اور شرکاء کے لئے اُس شراب نوشی کی خواہش کرنا نہایت بُرا ہوگا جس کے باعث اُن کے ساتھیوں پہ ایسی بدحالی واقع ہوتی تھی۔

ولیم نے دیکھا کہ بعض عورتیں جو مشن کی شرکاء بن گئی تھیں وہ امداد کرنے کے لئے بیتاب اور فکر مند تھیں۔ وہ خدا کے لوگوں کے سامنے منادی اور اُن کی راہنمائی کرنے گویا ہر دو بالغوں کے جیسے بڑی روحانی طاقت رکھتی تھیں۔ ولیم نے اُن میں سے کئی ایک کو سب سے پہلے مددگار اور بعد ازاں مشن کے مستقل مقامات کے ذمہ دار مقرر کیا۔ وہ بھلائی اور بہبودی کے لئے ایک زبردست طاقت بن گئیں۔ اِن کو مردوں کے برابر مبشرین منظور کیا گیا۔

ولیم اور کیتھرائن دونوں خوش تھے کہ اُن کے بچے "مشن" کے کام میں ایک بڑی دلچسپی لیتے تھے۔

جب اُن کا بڑا لڑکا برامویل صرف تیرہ سال کی عمر کا تھا تب ولیم ایک رات اُس کو ایک شراب خانہ میں لے گیا جہاں شراب بکتی تھی باہر چھوٹے چھوٹے شراب نوش بچے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ وہ بھوکے تھے اور سردی کے مارے تھرتھرا رہے تھے جب ولیم نے دروازہ کھولا تب برامویل نے دیکھا کہ جگہ لوگوں سے بھری

ہوتی تھی۔ تمباکو کے دھوئیں اور شراب اور گندے اجسام کی بدبو سے
اندر کی ہوا کثیف تھی۔ شرابی شور و غل مچا رہے تھے اور ایک دوسرے
کو بدتہذیبی سے ہنسی مخول، لعنت طعن کر رہے تھے اور ناراضگی کے
ساتھ آوازیں دے رہے تھے۔ یہ سُن کر براموِیل خوف و خطرے سے بھر
گیا۔ تب اُس کے باپ نے اُس کا لاڈلا نام لے کر اُس سے کہا "ولی!
دیکھو۔ یہ ہمارے لوگ ہیں۔ ہمیں خدا کے لئے ان کو جیتنا چاہئے۔" لڑکا
اُس رات ہرگز نہ بھولا۔

زاں بعد جب براموِیل ایک نوجوان آدمی ہوا اور اپنے مستقبل
کا سامنا کر رہا تھا۔ تب اُسے ایک فیصلہ کرنا پڑا۔ اُس کے سامنے
ایک ڈاکٹر جیسی زندگی عیاں تھی۔ وہ حیران تھا آیا اُس کو یہ زندگی
قبول کرنی یا مشن میں کام کی خاطر اپنی زندگی دے دینی چاہئے
اُس نے خود اپنے الفاظ میں یہ کہا :-

"ایک اتوار جب ایک ابتدائی تقریر کی طرف چل پڑا میری
روح میں سخت جد و جہد تھی۔ میں تھک کر راستے سے ایک طرف
ہو گیا۔ میں کھیتوں میں سے ہو کر جا رہا تھا اور ایک چھوٹے
سے احاطہ میں داخل ہوا۔ وہاں خدا کا اطمینان مجھ پر نازل
ہوا۔ اس سے میں بھر گیا۔ مجھے آرام و سکون مل گیا۔ میں اُٹھا

اور خودی سے صاف اور خدمت کرنے کے لئے آزاد ہو کر اپنے راستے
پر چل پڑا۔"

اُس وقت سے براموِیل نے پورے طور پر اپنے آپ کو خدا کی نذر
کر دیا۔ وہ جلد اپنے باپ کا دستِ راست بن گیا۔ ایمان اور خوشی کی
ایک عظیم رُوح نے اِس پر قبضہ کر لیا اور وہ پاکیزگی کا ایک حقیقی منادی
بن گیا۔

۱۸۷۸ء مشن کے لئے ایک نہایت اہم سال تھا۔ اب وہاں کم از کم
پینتالیس "مستقل مقامات" تھے جہاں پورے وقت کے لئے مبشرین رہتے تھے
مشن کا نام پھر تبدیل کیا گیا یہ غالباً اتفاقاً واقعہ ہوا۔ ریلٹن کو مشن
کی سالانہ رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا۔ براموِیل اور ریلٹن رپورٹ کے
متعلق گفت و شنید کرنے کی خاطر ولیم بوتھ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ ریلٹن
نے بات چیت شروع کی اور یہ کہا کہ کرسچن مشن ایک رضاکار فوج
ہے......" ولیم لفظ رضاکار کے متعلق خوش نہ تھا کیونکہ یہ لفظ
"فرصت کے وقت" خدمت کرنے کا خیال ظاہر کرتا تھا۔ فوراً اُس کو ایک
روحانی تحریک حاصل ہوئی۔ اُس نے قلم اٹھایا اور "لفظ رضاکار" کو
کاٹ دیا اور اُس کی بجائے لفظ "نجات" لکھ دیا" پھر اُس نے بلند
آواز سے یہ پڑھا "کرسچن مشن ایک فوجِ نجات ہے۔"

وہاں ایک لمحہ کے لئے خاموشی تھی اور یک لخت تین آدمی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ جان گئے کہ انہوں نے ایک عظیم طاقت کو پا لیا تھا۔ وہ ایک فوج النجات تھے۔ وہ تاریکی اور بدی کی تمام طاقتوں کے مقابلے میں خدا کے لئے اور لوگوں کی نجات کی خاطر جنگ کر رہے تھے۔

یہ نام جلدی سے استعمال میں آ گیا۔ ایلائجا کیڈمین جو انگلستان کے مشرق میں ایک مبشر تھا اُس نے ولیم بوتھ کی نسبت فوج کا بطور ایک "جنرل" بیان کیا۔ کیڈمین خود جہاں وہ رہتا تھا کیپٹن کے طور پر مشہور ہو گیا۔ یہ درجے قائم رہے۔

مسز بوتھ نے انگلستان میں کاونٹیری نامی ایک جگہ پر سالویشن آرمی کا سب سے پہلا جھنڈا پیش کیا۔ اس موقعہ عظیم پر اس نے یہ کہا:۔

"یہ لال رنگ یسوع مسیح کے بیش قیمت خون کو ظاہر کرتا ہے جس کے وسیلہ سے ہم سب چھڑائے گئے ہیں۔ نیلا رنگ خدا کی پاکیزگی کا نشان پاکیزگی ہے۔ سورج (داب ستارہ) روشنی اور گرمی، آدمیوں کی روشنی اور زندگی پر دو کو ظاہر کرتا ہے اور خون اور آگ کا مقولہ مسیح کے خون اور پاک روح کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ جھنڈا ایک نشانی ہے

اور ہمارے عظیم آسمانی کپتان کے سامنے ہماری اطاعت اور اُس عظیم مقصد کی جانب جس کے لئے نیچے آیا اور اپنا خون بہایا تاکہ بنی آدم کو گناہ، موت اور دوزخ سے چھڑائے ہماری جاں نثاری کا نشان ہے

دوئم:۔ یہ جھنڈا ہمارے بڑے ایمان کی نسبت ہماری وفاداری کی علامت ہے...... دعا ہے کہ خدا ہماری مدد کرے...... تاکہ ہم اپنے ضمیر، اصول، ہم جنس اور خدا کے سامنے سچے رہیں۔ نیز یہ جھنڈا فتح کا ایک نشان ہے۔ اِس جنگ میں ہماری فتح یقینی ہے لیکن کس طاقت کے ذریعہ اِس فتح کو حاصل کرنا ہے؟ آگ کے ذریعہ سے! وہ آگ پاک روح ہے۔

مسز بوتھ نے آرمی بانٹ یعنی فوجی ٹوپی بھی منتخب کی۔ ۱۸۷۸ء میں سالویشن آرمی کے مرد و زن دونوں وردی پہنتے تھے۔ جب سے ۱۸۷۹ء میں "وار کرائی" (انگریزی اخبار اردو نعرہ جنگ) شائع ہوا تب سے دُنیا بھر میں اور بہت سی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔

جنرل ولیم بوتھ نے ساکرامنٹوں خاص کر بپتسمہ اور عشائے ربانی کے مسئلہ کے متعلق بہت غور و خوض کیا اور تحقیق کی۔ اُس نے سنجیدگی سے پاک روح کی ہدایت و رہنمائی کو تلاش کیا۔ بالآخر اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ ان رسوم میں سے کوئی رسم سالویشن آرمی کے دستور

میں نہ شامل کی جاتے۔ وہ قائل تھا کہ یہ ساکرامنٹس روحانی صداقت کی محض علامتیں تھیں۔ آدمی کسی رسم کے ذریعہ سے نہیں بلکہ یسوع مسیح میں ایمان اور گناہ سے ایک حقیقی مخلصی کے ذریعہ سے بچ گئے ہیں۔ یسوع مسیح نے جس بپتسمہ کی بابت اہمیت اور ضرورت ظاہر کی وہ پاک روح کا بپتسمہ تھا۔

حقیقی ایمانداروں کو روزمرہ خدا کی وہ عظیم محبت یاد رکھنی چاہیئے جو کہ یسوع مسیح کی جانثار زندگی اور موت میں دکھائی گئی ہے۔ اُسے سچی توبہ اور حقیقی ایمان کے ذریعہ سے یہ کفارہ قبول کرنا چاہیئے پھر اُسے ہمیشہ کے لئے خدا اور اپنے ہمجنس کی شراکت و رفاقت میں داخل ہونا چاہیئے

ایک اقرارنامہ جو کہ "شرائط جنگ" کہلاتا ہے، مرتب کیا گیا۔ جو لوگ سالویشن آرمی کے سپاہیان بننے کے خواہشمند تھے اُن کو یہ اقرارنامہ قبول کرنے کو کہا گیا۔ تب وہ ایک سادہ رسم کے ذریعہ سے درج رجسٹر یا "بھرتی کئے گئے"۔

مشن میں ان تبدیلیوں کے بعد بیداری کی ایک عظیم لہر پیدا ہوئی۔ بعض شہروں میں بہت سے شراب خانے بند ہو گئے کیونکہ گاہک نومرید بن گئے اور شراب نوشی چھوڑ دی۔ علاوہ ازیں

اتنے جرائم پیشہ لوگ نومرید بن گئے کہ گرفتار کرنے کے لئے پولیس کے پاس بہت کم لوگ رہ گئے۔ بہ نسبت اِس کے بہت سالوں تک اُن کے پاس بہت زیادہ جرائم پیشہ لوگ تھے۔ چند مجسٹریٹوں نے یہ رپورٹ دی کہ تحقیقاتی مقدمات کی تعداد آدھی کم ہو گئی تھی۔

تاہم چند لوگ تھے جو کہ خوش نہ تھے۔ شراب خانوں کے مالکان ناراض تھے۔ بعض مذہبی لوگ شور و غل مچانے والے اجلاس اور طریق کے سبب سے غضبناک ہو گئے۔ ان لوگوں نے مصیبت اور ایذا رسانی شروع کر دی۔ میدانی اجلاس میں سالویشن آرمی والوں کے ساتھ سخت بدسلوکی کرتے تھے۔ بعض کو سخت زخمی کیا گیا اور حتّیٰ کہ وہ مر گئے۔ شراب خانوں کے مالکان نے پولیس کو ترغیب دی کہ سالویشن آرمی کے کپتانوں کو گرفتار کریں۔ انہوں نے اُن پر شاہراہوں میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام دیا۔ اور اُن کو جیلخانے میں بھیجا۔ اصل سبب یہ تھا کہ شراب خانوں کے مالکان اپنے گاہکوں کے کھو بیٹھنے پر ناراض تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سالویشن آرمی والے وہاں سے چلے جائیں۔ سالویشن آرمی والوں کی چھوٹی چھوٹی دلیر جماعتوں کے خلاف تمام قسم کی اذیت و مصیبت سے کام لیا گیا۔ لیکن وہ انجیل کی منادی کرتے رہے۔ وہ

یسوع مسیح کی خدمت میں خوش تھے اور مرنے سے نہ ڈرتے تھے
تمام مخالفت کے باوجود زیادہ اور زیادہ لوگ مرید بن گئے۔ آہستہ
آہستہ اذیّت اور مخالفت مٹ گئی۔ لوگوں نے دیکھ لیا کہ سالویشن
آرمی والوں کا پیغام سچّا تھا۔ خدا بد سے بدترین لوگوں کو بھی
گناہ سے بچا سکتا تھا اور اُس نے اُن کو بچایا۔ وہ اپنا کام کرنے کے
لئے سالویشن آرمی کو استعمال کر رہا تھا۔ لوگوں نے اس چھوٹی سی
دلیر فوج اور اس کے پیشواؤں کا ادب و احترام کرنا شروع کر دیا
چرچ آف انگلینڈ نے اپنے کئی ایک بشپوں کو مقرر کیا تاکہ سالویشن
آرمی کو ملیں۔ انہوں نے جنرل سے ملاقات کی اور اس خیال پر
بات چیت کی کہ سالویشن آرمی کو چرچ آف انگلینڈ (انگلستان کی
کی کلیسیا) کا ایک حصّہ بن جانا چاہیئے۔ آخرکار یہ فیصلہ ہوا
کہ سالویشن آرمی اپنی علیحدگی کو قائم رکھے گی لیکن کلیسیا کے
ساتھ ساتھ کام کرے گی۔ اب سالویشن آرمی انگلستان میں خوب
قائم اور مقبول ہو گئی تھی اور خدا اسے پوری قوّت کے ساتھ
استعمال کر رہا تھا۔

باب ۱۱

تمام دُنیا میں

۱۸۷۹ء میں سالویشن آرمی نے دیگر ممالک میں پھیلنا شروع کیا
شرلے نام ایک خاندان انگلستان سے امریکہ گیا۔ مسٹر شرلے کو فلاڈلفیا
شہر کی ایک سلک فیکٹری (کارخانہ جہاں ریشم کا کپڑا وغیرہ تیار
کیا جاتا تھا) میں نوکری مل گئی۔ اُس نے اپنے فرصت کے وقت
شہر میں ایک اصطبل جس کو استعمال میں نہیں لایا جاتا تھا اُس
میں نجات کے اجلاس منعقد کرنے شروع کر دیئے اُس کے خاندان
نے اُس کی مدد کی۔ بہت سے لوگ حاضر ہوئے اور بہتوں کے
دل تبدیل ہو گئے۔ اُس کی لڑکی نے اُسی شہر کے دوسرے حصے
میں اجلاس شروع کر دیئے۔ آخرکار انہوں نے لنڈن میں جنرل
کو لکھا اور اُس سے یہ درخواست کی کہ کام کی ذمہ داری لینے کے
لئے افسران کو بھیج دیں۔

یہ خبر پڑھ کر جنرل کے دل میں اس قدر تحریک پیدا ہوئی کہ اُس
نے اپنے مرد دستِ راست — جارج ریلٹن اور سالویشن

آدمی کی چھ عورت افسران کو امریکہ جانے کی اجازت دے دی اس طرح سے اس ملک میں کام شروع کیا گیا تھا۔

آئندہ سال ۱۸۸۰ء میں سالویشن آرمی ایک نہایت اچانک طور پر ملک آسٹریلیا میں نمودار ہوئی۔

ایک عقیدت مند آسٹریلیا کے ایڈلیڈ نام ایک شہر میں ایک روحانی مہم منعقد کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے ایک جلسے میں گواہیوں کے لیے کہا۔ گور نام ایک آدمی اُٹھا اور اُس نے کہا کہ انگلستان میں براڈفورڈ نام ایک جگہ پر کرسچن مشن میں اُس کا دل تبدیل ہوا تھا۔ اس کے بعد فوراً ہی ایک اور آدمی جس کا نام سانڈرز تھا۔ اس نے بلند آواز سے "ہلیلویاہ" کہا۔ لندن میں ولیم بوتھ کے زیر اثر اس کا دل تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے بعد دونوں نے مل کر بات چیت کی اور آسٹریلیا میں سالویشن آرمی کے اجلاس شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بہت کامیاب تھے۔ اس کے بعد انہوں نے جنرل بوتھ سے درخواست کی کہ افسران کو بھیجیں۔ ۱۸۸۱ء کے ماہ جنوری میں کیپٹن اور مسز سدرلینڈ آسٹریلیا میں کام کی ذمہ داری لینے کے لیے انگلستان سے بحری جہاز پر روانہ ہوئے۔ چنانچہ یہاں سالویشن آرمی کے کام نے بہت جلد ترقی کی۔

اسی طرح کینیڈا میں سالویشن آرمی کا کام شروع ہوا۔ ایڈی نام ایک نوجوان آدمی جو کہ انگلستان میں کرسچن مشن کے ذریعہ سے نومرید اور معتقد ہو چکا تھا کینیڈا گیا اور وہاں ایک دوکان پر کام کرنا شروع کیا۔ ایک چیپل میں خاص مہم منعقد کی گئی جس میں ایڈی حاضر ہوا۔ اس کے بعد اُس نے خود اپنے گھر میں اجلاس کرنے کے ذریعہ سے اس مہم کو جاری رکھا۔ ایک روز ایک اجنبی جلسے میں حاضر ہوا اور اُس نے سالویشن آرمی کا ایک گیت گایا اس کا نام لونگ گیٹ تھا۔ اُس کا گیت سُن کر ایڈی بے حد خوش ہوا۔ انہوں نے براہ راست سالویشن آرمی کے حقیقی اجلاس شروع کر دیئے اس شہر میں جو سب سے بڑا شرابی آدمی تھا اُس کا دل تبدیل ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے لوگ نومرید تھے۔ بالآخر جنرل نے کام کی ذمہ داری لینے کے لئے افسران کا انتظام کیا۔

اس کے بعد ملک فرانس تھا جس میں سالویشن آرمی کا پرچم لہرایا گیا۔ اس ملک کے لوگوں کی طرف سے بہت سی درخواستیں آئیں جن کے جواب میں جنرل اور مسز بوتھ نے اپنی لڑکی کیتھرائن کو پیرس میں کام شروع کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک ایسے مشکل کام پر اپنی نوجوان لڑکی کو بھیجنا مسز بوتھ کے لئے بہت دشوار تھا۔ لیکن

اُس نے کیتھرائن کو بچپن سے خدا کے حضور مخصوص کیا تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ اُسے ایمان رکھ کر ضرور بھیجنا چاہیے۔ بعض لوگوں نے فرانس میں سالویشن آرمی کا خیر مقدم کیا۔ لیکن وہاں بہت سی مخالفت بھی تھی۔ اور کیتھرائن کو ایک نہایت مشکل وقت پیش آیا تاہم لوگ گناہ سے بدل گئے اور کام قائم ہو گیا۔

سالویشن آرمی فرانس سے سوئٹزرلینڈ تک پھیل گئی۔ تاہم یہاں پھر اُن لوگوں نے جو سالویشن آرمی کو نہیں سمجھتے تھے۔ سالویشن آرمی والوں کو ستایا اور اُن میں سے بہتوں کو جیل خانہ میں بھیج دیا۔ سالویشن آرمی والوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے صرف انجیل کی منادی کی تھی اور لوگوں کی امداد کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ وہ اپنے بُرے کاموں کو چھوڑ دیں اور زندگی کے ایک مسرّت بخش اور فتح مند راستے کو حاصل کریں! اِن ابتدائی مشکلات کے باوجود سالویشن آرمی سوئٹزرلینڈ میں آگے بڑھتی گئی اور اِس وقت بڑھتی جا رہی ہے۔

مشرق میں سب سے بڑا ملک جس میں سالویشن آرمی نے کام شروع کیا ہندوستان تھا۔ فریڈرک ڈی لاٹور ٹکر جو کہ انڈین سول سروس میں بطور ایک اسسٹنٹ کمشنر اور مجسٹریٹ تھا اُس نے ۱۸۸۱ء میں کرسمس وار کرائی (بڑے دن کا انگریزی اخبار نعرہ جنگ)

کی ایک کاپی وصول کی۔ اِس میں اُس نے ولیم بوتھ کا ایک مضمون پڑھا جو کہ بائبل مقدّس میں سے ناتن نبی کی کہانی پر مبنی تھا۔ جنرل نے یہ لکھا "خدا نے (ناتن نبی) کو کہا "جا اور کلام کر" اور وہ سیدھا گیا اور اُس نے کلام کیا جیسا کہ اُس کو حکم دیا گیا تھا۔" ٹکر کو یہ ایک براہِ راست پُکار معلوم ہوئی۔ اُس نے اپنے فرصت کے وقت میں مشنری کام کرنے کے لئے ایک گہری تحریک محسوس کی۔ اُس نے اپنا کلرک اپنے ساتھ لیا اور چوراستوں پر کھڑا ہو گیا اور یسوع مسیح کے بارے میں منادی کی۔ تاہم جب مرکزی حکومت کے حکّام نے اِس بات کے متعلق سُنا تب اُنہوں نے اِس کو بند کرنے کے لیے ٹکر کو ہدایت کی۔ گو اُس نے اُن کے حُکم کو مان لیا تاہم اُس کے دل و دماغ میں بے چینی و بے قراری تھی۔ وہ محسوس نہ کر سکا کہ اُس نے کوئی صحیح کام کیا تھا۔ جنرل کا مضمون پڑھنے کے بعد اُس نے صریحاً دیکھ لیا جو کچھ کہ اُسے کرنا چاہیئے تھا۔ اُس نے فوراً ہی اپنی ملازمت چھوڑ دی اور استعفےٰ دے دیا۔ پھر اپنی بیوی کو ساتھ لے کر لندن چلا گیا اور جنرل کو بتایا کہ وہ اُس کے ساتھ شریک ہونا چاہتا تھا پہلے تو جنرل ڈرا کہ ٹکر بمشکل ہی سالویشن آرمی کے ایک افسر کی زندگی کی مشکلات کو برداشت کرنے کے قابل ہو گا۔ تاہم ٹکر نے بار بار

ہندوستان میں پہلا پیغمبر: گلیڈون اینڈ مفرڈ ہڑا

درخواست کی۔ آخر کار اس کو منظور کر لیا۔ دوسرے چار افسروں کی ایک پارٹی کے ہمراہ دو آدمی اور دو عورتیں میجر اور مسٹر ٹکر کو واپس ہندوستان بھیجا۔ تاکہ وہاں سالویشن آرمی کا کام شروع کریں۔

پہلے وہاں بہت مشکلات تھیں اور ٹکر نے خود جیل خانے میں اذیت و مصیبت اٹھائی۔ لیکن ازاں بعد محبت آمیز اور جانثار خدمت کے ذریعہ سے سالویشن آرمی والوں نے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا اور ان لوگوں کے دل تبدیل ہو گئے۔ اس عظیم ملک میں جو اعلیٰ اور نمایاں کام کیا گیا، اس میں ان لوگوں کے تمام قبیلوں کی نگہداشت و محافظت شامل تھی، جن کو متواتر اور عمدہ ملازمت کا کوئی موقع ہرگز نہ ملتا تھا۔ ان کو جرائم پیشہ لوگوں کی طرح دیکھا جاتا تھا۔ سالویشن آرمی کی زیر رہنمائی ان میں سے بہتوں کے دل تبدیل ہو گئے اور وہ اچھے اور مفید شہری بن گئے۔

سالویشن آرمی ہندوستان سے لنکا تک پھیل گئی کیپٹن گلیڈون پہلا افسر تھا جو کہ یہاں تعینات کیا گیا۔ بعد ازاں خود ٹکر کے ایک دورے کے دوران ایک بڑی بیداری پیدا ہوئی اور یہاں پر جو لوگ سالویشن آرمی کے مددگار تھے ان میں سے ایک آرنالس ویرا

سوریا تھا۔ وہ خود اپنے لوگوں کے لئے ایک عجیب و غریب مشنری بن گیا۔ ازاں بعد ہندوستان اور لنکا میں تمام سالویشن آرمی کے کام کے لئے کمشنر بوتھ ٹکر کا چیف سیکرٹری تھا۔ آخر کار ویرا سوریا نے جبکہ وہ سالویشن آرمی کے ایک افسر کی جو کہ ہیضہ کے سبب سے بیمار تھا، خبرگیری کر رہا تھا۔ خود اپنی جان دے دی۔ سویڈن میں جنرل کے بیٹے برامویل کے ذریعہ سے کام شروع ہوا۔ وہ ایک بیماری سے صحت یاب ہونے کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگرچہ وہ رخصت پر تھا تاہم اس نے چند ایک اجلاس منعقد کئے۔ ایک اچھی تعلیم یافتہ خاتون مس اوکزکوٹی اتنی متاثر ہوئی کہ وہ سالویشن آرمی میں شامل ہونے کے لئے خواہش مند ہو گئی۔ بعد ازاں اس نے خود اپنے ملک میں سالویشن آرمی کا کام شروع کیا۔

جنوبی افریقہ میں سالویشن آرمی کا جھنڈا سب سے پہلے ۱۸۸۳ء میں فرانیا۔ کیپٹن اور مسز سماندرز انگلستان سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۴ فروری بروز سینچر کیپ ٹاؤن پہنچے۔

سب سے پہلا جلسہ کیپ ٹاؤن کے ایک ڈرل ہال میں منعقد کیا گیا۔ ہال کمرہ ناشائستہ اور سرکش لوگوں سے بھر گیا۔ سالویشن آرمی ایسے ہی لوگوں کے پاس پہنچنا چاہتی تھی۔ ایسے لوگ جو کہ جہچ یا

چیپل میں ہرگز نہ جاتے تھے۔ وہ چیختے، سیٹی بجاتے اور یہاں تک کہ سالویشن آرمی کے وار کرائی (انگریزی اخبارات) کو آگ لگا دیتے تھے۔ لیکن جلسے کے اختتام پر ایک آدمی کا دل تبدیل ہو گیا۔ نزدیک کے ایک پرانے سٹور (گودام) کو کرایہ پر لیا گیا اور متواتر اجلاس کے لئے استعمال کیا گیا۔ پہلے چار آدمی جو کہ رحم گاہ پر گھٹنہ نشین ہوتے ہیں وہ تھے جنہوں نے اس پرانے سٹور کی حالت کو صحیح کیا۔

اتوار کو اجلاسِ شب میں ایک سو بارہ ۱۱۲ اور آدمی گھٹنہ نشین ہوئے اور انہوں نے خدا کو حاصل کیا۔ اس کے بعد پھر کوئی چیخ و پکار اور ابتری نہ تھی۔ لوگ بہت خاموشی سے دل تبدیل شدہ لوگوں کی عجیب و غریب گواہیاں سنتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح سے خدا نے انہیں بچایا اور بُری عادات پر غالب آنے کے لئے ان کو طاقت بخشی میدانی اجلاس نے کثیر التعداد لوگوں کو کھینچ لیا۔ پولیس کے ایک سپاہی نے سالویشن آرمی کے ایک افسر اور تیرہ سپاہیوں کو "خلل پیدا کرنے کے الزام" میں گرفتار کر لیا اور سارہ ہی رات ان کو جیل خانہ میں رکھا۔ اگلے روز صبح کو اُس نے "ابتری پیدا کرنے کے الزام" میں اُنہیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے یہ جواب دیا کہ سالویشن آرمی والے نہیں بلکہ بدمعاش اور گنوار لوگ ابتری پیدا

کرتے تھے۔ لہٰذا سالویشن آرمی والوں کو چھوڑ دیا گیا۔

ایک اور موقعہ پر جبکہ سالویشن آرمی پر گویا ایک "تکلیف دہ اشخاص ہونے کا الزام لگایا تو مجسٹریٹ نے پولیس کے سپاہی کو ڈانٹا اُس نے کہا کہ ایسے لوگوں پر جنہوں نے شرابیوں کے شراب اور قسم خوری کو بند کرنے کے لئے امداد کی اور روحانی گیت گانے شروع کئے۔ الزام لگانا حماقت تھی!

سالویشن آرمی کیپ ٹاؤن سے دوسرے شہروں تک پھیل گئی تب سے یہ افریقہ کے بہت سے حصّوں تک پھیل گئی ہے۔

جاپان میں سب سے پہلے لوگوں میں سے جس شخص نے سالویشن آرمی میں دلچسپی لی اُس کا نام گنپئی یاماموروو تھا۔ اُس کا دل جلد تبدیل ہو گیا اور اُس نے سالویشن آرمی کا افسر بننے کے لئے اپنے آپ کو دیدیا۔ وہ ایک بڑا رہنما بن گیا۔ وہ آئندہ سالوں میں جاپان کا ٹیریٹوریل کمانڈر تھا۔ اُس نے بہت سی کتابیں لکھیں اور اس کے علاوہ اناجیل میں سے بہت سی کہانیوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا۔ ولیم بوتھ کی مانند اُس نے خود غریبوں کو پیار کیا اور ان کی امداد کرنے کے لئے زیادہ سوشل کام کو منظم و مرتب کیا۔ اس کارِ عظیم کے لئے آج کے دن جاپان میں اس کا نام معزز اور مشہور ہے۔

ولیم بوتھ نے لنڈن کے ایسٹ انڈ میں حلیمی و فروتنی کے ساتھ شروع شروع میں جو کام کئے تھے اُن کے متعلق وہ اکثر اوقات خیال کرتا تھا۔ وہ اُس طور و طریقہ پر حیران تھا جس سے خدا نے اُس کے کام پر سعادت اور وسعت نازل کی۔

باب ۱۲

تاریک ترین انگلستان میں

ولیم بوتھ کے متعلق نہایت عجیب باتوں میں سے ایک عجیب و غریب بات یہ تھی کہ وہ خدا کے فضل و کرم کے بذریعہ خود اپنی روح کے ساتھ دوسرے لوگوں کو روحانی طور پر متاثر کرنے کے قابل تھا جس طرح وہ خود تھا اُسی طرح وہ بھی خداوند یسوع مسیح کے خدمت گذار بن گئے۔

انگلستان میں ایک رحم دل عورت محبت سے اِس قدر بھر گئی کہ اُس نے مصیبت اور گناہ میں گھری ہوئی لڑکیوں کو داخل کرنے کے لئے خود اپنا گھر کھول دیا۔ یہ لڑکیاں ایک نئی اور نیک زندگی شروع کرنا چاہتی تھیں۔ اُن کے پاس کوئی جگہ نہ تھی اور اُن کا نہ کوئی مددگار تھا سالویشن آرمی کی اِس ماں نے جہاں تک اُس سے ہو سکا، اُن کے لئے کیا اُس نے

اُنہیں کام کرنا سکھایا اور ان بعد ملازمت حاصل کرنے کیلئے اُن کی امداد کی

جنرل نے اِس بات کے متعلق سُنا اور یہ بات اُس کے فراخ دل کو لگ گئی۔ اُس نے ایک مکان حاصل کیا اور اُن بد نصیب لڑکیوں کی خاطر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ کھول دی مسز براموِیل بوتھ اس کی ذمہ دار مقرر کی گئی۔ دُنیا بھر میں عورتوں کے لئے سالویشن آرمی کے تمام سوشل کام کا یہ آغاز تھا۔

۱۸۸۷ء میں ایک سخت سرد رات کے وقت ولیم بوتھ لنڈن شہر سے گذر رہا تھا۔ اُس نے آدمیوں اور عورتوں کو باہر سوتے ہوئے دیکھا۔ ان کے پاس مکان نہ تھے۔ وہ اخبارات اور پُرانے چیتھڑے اپنے اُوپر لے کر کونوں میں گھسے ہوئے تھے۔ ولیم بوتھ یہ دیکھ کر بہت سخت خوفزدہ ہُوا۔ اُس کے دل کو صدمہ پہنچا۔ وہ گھر گیا لیکن سو نہ سکا۔ جب اُس کا بیٹا براموِیل علی الصبح اُس کو دیکھنے کے لئے آیا تو ولیم اپنے کمرے میں اُوپر اور نیچے ٹہل رہا تھا۔ وہ سخت پریشان تھا اُس نے پوچھا۔ "اے براموِیل! کیا تم کو معلوم ہے کہ اِس نہایت شدید ہولناک موسم میں آدمی اور عورتیں باہر سوتے ہیں؟" براموِیل نے جواب دیا "باپ! ہاں ٹھیک ہے۔" جنرل نے کہا۔ "کیا تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اِس بات کو جانتے تھے لیکن کچھ نہیں کیا ہے؟ تم جاؤ"

اور کچھ نہ کچھ کرو۔ کوئی مالخانہ یا کسی قسم کی عمارت لو جو کہ اُن کو سرد ہوا سے بچا سکے۔ اُن کے لئے گھاس پھوس کے چند ایک گدے لو تاکہ وہ اُن پر سو سکیں۔ ہمیں ضرور اُن کو پناہ دینی چاہیئے۔

برامویل نے اپنے باپ کی باتوں کی پیروی کی۔ بہت جلد اُن بدنصیبت لوگوں میں سے بہت سے سالویشن آرمی کی نگرانی میں حرارت اور حفاظت حاصل کر رہے تھے۔

اس واقعہ نے غریب اور نادار لوگوں کی زندگی کے متعلق ایک پوری تحقیق شروع کرنے کے لئے ولیم کی راہنمائی کی۔ اُس نے اس بات کو یاد کیا کہ یسوع مسیح نے بھوکوں کو کھانا کھلانے، ننگوں کو کپڑا پہنانے اور بیماروں کی بیمار پُرسی کرنے کے لئے اپنے شاگردوں کو ہدایت کی تھی۔ چنانچہ جنرل نے اِس بات کو جانچا کہ اُسے اپنے زمانے کے غریب لوگوں کے متعلق کچھ کرنا چاہیئے۔ اُس نے جو بدحالی معلوم کی اِس کے سبب سے بہت مغموم ہُوا۔ اُس نے لوگوں کی ضروریات کو مشتہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھنے کا مصمّم ارادہ کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے ایک تجویز ظاہر کی جس سے یہ دکھایا کہ کس طرح سے کام کرنے کے لئے تربیّت اور موقع کے ذریعہ سے اچھے شہری بننے کی نسبت غریب لوگوں کی امداد کی جا سکتی تھی۔ غریبوں کو خیرات یا خوراک دینا ہی

نہ تھا۔ اُن کو یہ دکھانے کی ضرورت تھی کہ وہ کس طرح سے اپنے آپ کام کر سکتے تھے تاکہ وہ دیانت دار اور فارغ البال بن سکیں اِس کام میں سالویشن آرمی کے ایک دوست مسٹر ڈبلیو۔ ٹی سٹیڈ نے ولیم بوتھ کی امداد کی۔ "تاریک ترین انگلستان اور اس سے نکلنے کی راہ" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی گئی اور جنرل کو غریبوں کی امداد کے متعلق اُس کی تجاویز میں اُس کی حمایت کرنے کے لئے غالباً فوراً ایک لاکھ بتیس ہزار پونڈ دیئے گئے۔ تب سے سالویشن آرمی نے غریبوں اور گناہ آلود لوگوں کی اوّلاً انجیل کے پیغام کی بشارت اور پھر سخت اور دیانتدارانہ کام کے ذریعہ سے خودداری حاصل کرنے کی نسبت اُن کو سہارا دینے سے اس معاونت کی ضرورت کو ہمیشہ پوری طرح سمجھا ہے۔

جب ولیم اپنی یہ کتاب لکھ رہا تھا تب اُس کو ایک بڑا رنج پہنچا۔ اُسے معلوم ہُوا کہ اُس کی پیاری بیوی مرض سرطان میں مبتلا تھی دو سال تک اُس نے صبر سے سخت درد برداشت کیا۔ جنرل نے اپنے دل میں ہمیشہ شدید رنج و غم کے ساتھ دوسروں کے لئے اپنے کام کو جاری رکھا۔

بتاریخ ۴ر اکتوبر ۱۸۹۰ء میں مسز بوتھ جلالی مرتبہ پا گئی۔ ولیم

کا دل شکستہ ہو گیا لیکن اُس نے اپنے آپ کو از سرِ نو خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کیا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق اپنے مرتے دم تک یسوع مسیح اور لوگوں کی خدمت کرے گا۔

مسز بوتھ کی موت کے بعد جنرل نے بہت سے ممالک کا دورہ کرنے کے لئے بہت سے سفر شروع کر دیئے۔ اُس کی تمام زندگی کے دوران سالویشن آرمی اٹھاون ۵۸ ممالک میں پھیل گئی۔ جنرل نے اپنے جلالی مرتبہ پانے تک یہ دورے دوسرے ممالک میں جاری رکھے۔ ملک فرانس کے ایک لیڈر نے جنرل کو ایک عالمگیر باشندہ کہکر اُس کا خیر مقدم کیا۔ ولیم بوتھ فی الحقیقت ایسا ہی بن گیا تھا۔ وہ ہر ملک کا رہنے والا تھا۔ وہ سالویشن آرمی کی زبان میں لفظ "غیر یا اجنبی" استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تمام بنی آدم خواہ وہ کسی ملک میں رہتے ہیں، خدا کے سامنے برابر بیش قیمت ہیں۔ جب ولیم بوتھ نے سمندر پار ممالک کا سفر شروع کیا تب اُس نے جان لیا کہ وہ آئندہ کے لئے ایک حقیر مشنری نہیں بلکہ ایک مشہور و معروف مذہبی راہنما تھا۔ حکومت اور سوسائٹی کے بہت سے بڑے بڑے لوگوں نے اُس کی کتاب "تاریک ترین انگلستان اور اُس سے نکلنے کی راہ" کا مطالعہ کیا۔ وہ اُس آدمی (ولیم بوتھ) سے ملاقات

کرنے کے خواہشمند تھے جس کے پاس غریبوں کو اٹھانے کے لئے عملی تدابیر و تجاویز تھیں۔ جنرل کو بہت سے اعزاز حاصل ہوئے۔ اُس کا پیغام و کلام سننے کے لئے بیشمار لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ اُس کے اجلاس میں ہزارہا لوگوں نے یسوع مسیح کو قبول کیا۔ اُس نے حکومت کے بادشاہوں اور رہنماؤں سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل کیا۔

اُس کا خیر مقدم کرنے والوں میں سے انگلستان، ناروے، سویڈن کے بادشاہ اور جاپان کے شہنشاہ تھے۔ باوقار اور امیر لوگوں نے اِس سے مشورت حاصل کی اور اُس کو اپنے گھروں میں دعوت دی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے اُس کو ڈاکٹر آف سول لا۔ یعنی قانون دیوانی کا ماہر ہونے کا اعزازی خطاب دیا۔ شہر لنڈن نے اِس کو شہری آزادی دی۔ اِن تمام اعزاز کے سبب سے ولیم فروتن اور صادق رہا۔ اُس نے اپنے مقدم فرضِ عظیم کو ہرگز نظرانداز نہ کیا۔ وہ ایک مبشر تھا۔ وہ یسوع مسیح کی خاطر روحیں جیتنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اور جہاں کہیں وہ گیا، وہاں خواہ غریب تھے یا امیر، اُن کے سامنے اُس نے اپنی روح کے قوی جذبہ کے ساتھ اِس کام کو مستعدی سے کرنے کی جستجو کی۔

جنرل کے لئے سفر آسان نہ تھا۔ وہ بعض اوقات جسم میں تھک جاتا تھا۔ اُس نے بحری سفر میں بہت بے چینی برداشت کی۔ اور وہ

اکثر اوقات غیر مقامات پر سو نہ سکتا تھا۔ حالانکہ اُسے ہر روز اہم تقریبات کے لئے تیار ہونے کی ضرورت تھی۔ تاہم وہ کسی ایسی شے کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا جو کہ اس کو اس کے کام سے ہٹا سکتی تھی

باب ۱۲

"خدا کے وعدے ..... یقینی ہیں"

جنرل کو اپنے آخری دو سالوں کے دوران دو بڑے غم پہنچے۔ اوّل اس کی عزیزہ بیٹی آئیمہ جس کی شادی کمشنر بوتھ ٹکر سے ہوئی تھی وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ریل گاڑی کے ایک حادثہ کے سبب سے ہلاک ہو گئی۔ ولیم بوتھ نے اپنی بیٹی ایوا کو یہ لکھا :-

"میں آئیمہ کو پیار کرتا تھا وہ میری نظر میں ایک بیش قیمت تحفہ تھی۔ لیکن تاہم جو عزیز پیچھے رہ گئے ہیں اُن کو میں پیار کرتا ہوں۔ میں سالویشن آرمی کو پیار کرتا ہوں کیونکہ وہ بیش قیمت ہے میں ان بیچارے گنہگاروں اور لاچاروں کو پیار کرتا ہوں جو کہ میرے چاروں طرف ہیں اور میں خدا کو پیار کرتا ہوں اور اُس کے قدموں پر از سرِ نو اپنے آپ کو رکھتا ہوں اور یسوع مسیح کی خاطر میں اس پوشاک لانے کے گناہ سے

بچنا چاہتا ہوں۔ اس لئے عزیزہ ایوا ہم اپنے کام کو جاری رکھیں گے"

دوسرا صدمہ یہ تھا کہ اُس کے بچوں میں سے تین بچے جو سالویشن آرمی میں خاص رہنما بن گئے تھے اُنہوں نے سالویشن آرمی کو چھوڑ دیا۔ اُس نے خود اپنے آپ سے یہ سوال پوچھا کہ کیا جنرل کو یہ بات مستثنیٰ کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو اُن کی اپنی راہ روشن پہ چلنے کی اجازت دے اور یوں اُنہیں اپنے پاس رکھے؟ اس نے فیصلہ کیا کہ خود اپنے بچوں کو ترجیح دینا دوسروں کی نظر میں بے جا بات ہوگی۔ جب وہ سالویشن آرمی کو چھوڑ کر چلے گئے تب یہ دیکھ کر اس کے دل میں بہت ہی رنج و غم پیدا ہوا لیکن اُس نے خدا اور اپنی ذمہ داری کے پیشِ نظر اپنی نمک حلالی کو قائم رکھا۔ اُس کے بچوں میں سے چار بچے اُس کے پاس ٹھہرے اور سالویشن آرمی میں اپنے کام کو وفاداری سے کرتے رہے۔ وہ اس کے بڑھاپے میں اُس کے لئے ایک مدد کا باعث تھے۔

جنرل ولیم بوتھ جب آسٹریلیا کی طرف سفر کر رہا تھا تب راستے میں اُس نے پورٹ سعید کا دورہ کیا۔ وہاں سے وہ جافہ پہنچا اور ارضِ پاک (فلسطین) میں جہاں ہمارا خداوند یسوع مسیح رہتا تھا چند ایک دن خوشی کے ساتھ صرف کئے۔ وہاں یسوع مسیح کی زندگی اور موت سے متعلق محلات وقوع کو دیکھ کر دل میں بے حد روحانی تحریک

پیدا ہوئی۔ تاہم وہ محض جانے اور دیکھنے پر ہی مطمئن نہ تھا وہ تین
دن تک شہرِ مقدس یروشلم میں رہا اور اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ
ہر شام کو انجیل کی منادی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اجلاس گاہیں
لوگوں سے بھر گئیں۔ اور بہت سے لوگوں نے سامنے آ کر از سرِ نو یسوع
مسیح کو تلاش کیا۔

جنرل نے کوہِ زیتون کو دیکھا اور اِس پر چڑھ کر تمام شہر یروشلم
پر نظر ڈالی۔ وہ باغ گتسمنی میں گھٹنہ نشین ہوا اور کوہِ کلوری پر
چڑھا۔ یہاں اپنے ساتھیوں کی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مل کر اُس
نے پھر یہ گیت گایا:۔

ع کُل دُنیا گر ہو میرے پاس   اُس پیار کے سامنے ہے ناچیز
الٰہی پیار اپنا لے خاص   دِل و جان اور میرے سب عزیز

جنرل نے اپنی زندگی کے چند آخری سالوں میں لوگوں تک پہنچنے
کے لئے اپنی سعی و کوششوں میں موٹر کے ذریعہ روحانی مہمات کو ختم کیا
وہ طول و طویل حدود جات پر جاتا اور راستے میں بہت سی جگہوں
پر ٹھہر جاتا اور آدھ آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس کرتا تھا۔ ہزارہا لوگوں
نے اُس کا پیغام سُنا اور صدہا لوگوں نے اپنے تئیں یسوع مسیح کو دے دیا۔
اِس کے علاوہ اُس نے انگلستان اور دیگر ممالک کے قید خانوں

میں ایک بڑی دلچسپی لی اور وہاں قیدی آدمیوں اور عورتوں کے
ساتھ مل کر اجلاس منعقد کئے۔

ایک اور کام تھا جس میں اُس کا بہت سا وقت اور خیال
صرف ہوتا۔ وہ کام سالویشن آرمی کے اخبارات نیز غیر اخبارات
و رسالہ جات کے لئے مضامین لکھنے کا تھا۔ جہاں کہیں وہ گیا اُس
نے اپنی تحریر کو جاری رکھا۔ ریل گاڑیوں میں، جہازوں میں، اپنے دفتر میں
بلکہ اپنے سونے کے کمرہ میں کافی رات تک مضامین لکھا کرتا تھا۔

اِس کے بعد اُس کی نظر کی کمزوری شروع ہو گئی! اُس کی ایک
آنکھ کو نکالنا پڑا۔ بعد ازاں دوسری آنکھ کی بینائی کی کمزوری شروع
ہو گئی۔ پھر بھی اُس نے اپنے سیکرٹریز کی امداد سے سخت کوشش سے
اجلاس، منادی اور تحریر کو جاری رکھا۔

آخر کار یہ صاف ظاہر تھا کہ اُس کی ایک آنکھ جو باقی رہ گئی تھی اُس
کا اپریشن ضروری تھا۔ یہ اپریشن ہونے سے تھوڑا عرصہ پیشتر جنرل
نے رائل البرٹ ہال لنڈن کے ایک جلسہ عظیم میں کلام کیا۔ اُس نے
لوگوں کو بتایا کہ شاید اُس نے زندگی میں اپنے تئیں بہت سے کاموں
کے لئے دیا۔ ممکن ہے کہ اُس نے زیادہ تر غریبوں کے حالات کو بہتر بنانے
یا اُن کی صحت کا خیال رکھنے یا جرائم پیشہ لوگوں کی امداد کرنے کے

کام میں دیا ہوا تھا۔ لیکن جو نصب العین اُس نے چُنا تھا وہ "اِس زندگی میں خدا کی مرضی بجا لانے کا" تھا۔

اُس کی آنکھ کا اپریشن کیا گیا۔ لیکن افسوس یہ ظاہر ہو گیا کہ ولیمؔ بُوتھ پھر ہرگز نہ دیکھے گا۔ اُس کی بینائی بالکل بند ہو گئی۔ اِس کے باوجود بھی وہ اپنے کام کو بڑی جانفشانی سے کرتا رہا۔ اُس نے سالویشن آرمی اور لوگوں کی مشکلات اور ضروریات کو گرفت کرنے کی کوشش کی۔

ان ایّام میں اُس نے غریبوں کے متعلق بہت سوچا۔ ایک موقع پر اُس نے اپنا دِل اپنے بیٹے براموَیل کے سامنے کھول دیا۔ اُس نے اُس سے یہ کہا کہ اُس کے اِس جہان سے رُخصت ہو جانے کے بعد (براموَیل) ہر مُلک میں خصوصاً بے خانماں کی فکر و محافظت نیز یہ کہ وہ ملک چینؔ میں سالویشن آرمی کا کام شروع کرے گا۔ اُس کے بیٹے نے وعدہ کیا اور آئیندہ سالوں میں اس وعدہ کو قائم رکھا۔

اِس موقع کے چند ایک دن بعد جنرل کی زبان کُٹھن ہو گئی لیکن اُس نے تتلا کر یہ کہا "خدا کے وعدے یقینی ہیں۔ اگر تم فقط ایمان رکھو گے"۔ اُس کے آخری الفاظ میں سے یہ چند ایک الفاظ تھے گویا اٹھاسٹھ سال پیشتر اپنے دِل کی تبدیلی کے وقت سے لے کر زندگی

کے آخر تک اُس نے اِن الفاظ کو اپنے تجربے سے سچّا ثابت کیا۔ دُنیا کے سامنے یہ اُس کا آخری پیغام تھا۔ ولیمؔ بُوتھ نے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۱۲ء کو تراسی سال کی عمر میں اپنا جلالی مرتبہ حاصل کیا۔

اس کے جنازے کے لئے لنڈن کی سڑکوں پر لوگوں کے ہجوم لگ گئے۔ لنڈن کی سڑکوں اور اس کے بازاروں میں اس سے پہلے شاذ و نادر ہی اتنے بھاری ہجوم لگے تھے۔ دنیا بھر میں تمام طبقہ کے لوگوں سے پیغامات۔ خراجِ عقیدت اور اظہاراتِ قدردانی موصول ہوئے۔

بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ جب ولیمؔ بُوتھ رحلت کر گیا تب سالویشن آرمی مٹ جائے گی! لیکن ولیمؔ بُوتھ نے لوگوں کو خدا کی خاطر جنگ کرنے کے لئے بُلایا تھا نہ کہ ولیمؔ بُوتھ کے لئے۔ جس رُوح نے ولیمؔ بُوتھ میں روحانی تحریک پیدا کی اُسی رُوح نے ہزارہا لوگوں میں روحانی تحریک و تاثیر پیدا کی تھی۔ اُس کے جلالی مرتبہ پانے کے بعد اہلِ سالویشن آرمی اپنے ازسرِ نَو مصمّم ارادہ، حوصلہ، ایمان اور پیار کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ اور آج کے دن بھی وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ خدا کی حمد و ستائش ہو!

تمّت بالخیر